

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوا هَا النَّاسَ (الحديث)

اشاعت اول

علم میراث کے طلبہ و طالبات کیلئے انمول تحفہ جس میں سراجی کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے

وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تلخیص الفرائض

علی

السراجی

پسند فرمودہ

شیخ الحدیث ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مرتبہ
العبد الفقیر الی ربہ القدیر خالد حسین شاہ عفا اللہ عنہ و عافاہ

مکتبۃ الحسین مردان

03134433878
03479892043

ناشر

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوا هَا النَّاسَ (الصبيح)

علم میراث کے طلبہ و طالبات کیلئے انمول تحفہ جس میں سراجی کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے

المسمی بہ

تلخیص الفرائض

علی

السراجی

ترتیب

العبد الفقیر الی ربہ القدریر خالد حسین شاہ عفا اللہ عنہ و عافاہ

ناشر

مکتبۃ الحسین مردان

رابطہ: 03479892043

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

مؤلف کی اجازت کے بغیر شائع کرنا منع ہے

نام کتاب: تلخیص الفرائض

مرتب: العبد الفقیر الی ربہ القدیر **خالد حسین شاہ** عفا اللہ عنہ وعافاہ

تعداد: 1000

اشاعت اول: 2018ء

ناشر: مکتبۃ الحسین

ملنے کے پتے

مکتبۃ الحسین مردان رابطہ: 03479892043

جامعہ مدرّس العلوم گڑھی کپورہ دولت زئی مردان رابطہ: 03134433878

مکتبہ امام محمد بن حسن الشیبانی

نہرچوک پارہوتی مردان محلہ نیو اسلام آباد ٹیکسی سٹینڈ رابطہ: 03449573458

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

صفحہ	مضمون
9	انتساب
10	تقریظ جامع المعقول والمنقول استاد العلماء ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ (لاہور)
11	پیش لفظ
14	مبادیات
//	تعریف، موضوع، غرض
15	فضیلت و اہمیت علم الفرائض
16	صاحب سراجی
17	آغاز کتاب
//	حقوق اربعہ مرتبہ کا بیان
18	ترتیب مستحقین کا بیان
21	موانع ارث کا بیان
22	فروض مقدمہ اور مستحقین کی پہچان کا بیان
24	مخارج فروض کے تین قواعد کا بیان
25	احوال مستحقین کا بیان
//	اب کے تین احوال
26	جد صحیح کے چار احوال
//	ارخ خیفی اور اخت خیفی کے تین احوال
27	زوج کے دو احوال

28	زوجات کے دو احوال
//	بنات کے تین احوال
29	ایک سوال اور اس کا جواب
//	بنات الابن کے چھ احوال
31	مسئله التشبیب کا بیان
32	غَرَضُ مسئلة التشبیب
//	صورت مسئلہ
35	اخوان عینیہ کے پانچ احوال
37	اخوان علاقہ کے سات احوال
39	ام کے تین احوال
40	جدہ کے دو احوال
42	قراہتوں کا نقشہ نمبر 1
44	قراہتوں کا نقشہ نمبر 2
46	عصبات کا بیان
47	عصبہ نسبی
49	عصبہ سببی
51	آٹھ صورتوں میں ولاء عورت کیلئے ہوگی
53	ایک سوال اور اس کا جواب
54	اگر آزاد کردہ غلام نے معتق کا باپ اور بیٹا چھوڑا
55	من ملک ذار حم محرم
58	حجب کا بیان

58	اصطلاحاً محجوب و محروم میں فرق
61	مخارج فروض کا بیان
//	عبارت کی تھوڑی سی وضاحت
63	عول کا بیان
64	عول پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع
67	مسئلہ عادلہ و راجحہ
68	دو عددوں میں نسبت تماثل، تداخل، توافق، اور تباین کی پہچان کا بیان
//	تماثل، تداخل
69	توافق
70	نسبت توافق کی اور مثالیں
71	تباین
//	توافق، تباین معلوم کرنے کا طریقہ
73	تصحیح کا بیان
//	اصطلاحات
74	تین قواعد
77	ایک سوال اور اس کا جواب
78	چار قواعد
82	تصحیح سے ہر طائفہ اور ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ
84	ورثاء کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ
//	ہر طائفہ کا حصہ ترکہ معلوم کرنے کا طریقہ
86	ہر فرد کا حصہ ترکہ معلوم کرنے کا طریقہ

87	غرماء (قرض خواہوں) کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ
90	ترکہ سے کسر دور کرنے کا طریقہ
89	تَخَارُج کا بیان
92	رَد کا بیان
93	مسائل رد کے چار اقسام اور وجہ ہر
//	قسم اول / قاعدہ اولیٰ
94	قسم ثانی / قاعدہ ثانیہ
96	قسم ثالث / قاعدہ ثالثہ
98	قسم رابع / قاعدہ رابعہ
100	تنبیہ
102	مقاسمہ الجرد (چھوڑنے کی وجہ)
103	مُنَاسَخَہ کا بیان
107	حل میراث کے اور آسان طریقے
108	فیصد کا طریقہ
109	ہر مسئلہ ترکہ سے بنانے کا طریقہ

انتساب

جملہ اساتذہ کرام اور والدین کے نام کرتا ہوں جن کی محنتوں اور کوششوں
سے بندہ کو کچھ سمجھ بوجھ حاصل ہوا،

تقریظ

پیر طریقت، رہبر شریعت، جامع المعقول والمنقول، امام الصرف والنحو، استاد العلماء

ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

— شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدیدہ راینڈروڈ لاہور و جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور —

باسمہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ جزائے خیر نصیب فرمائے ہمارے نیک عزیز مخلص استاذ مولانا خالد حسین صاحب
زید مجدہم کو جنہوں نے بڑی محبت اور محنت سے میراث کی عظیم کتاب سراجی کا بہت عمدہ
خلاصہ مرتب کیا ہے اللہ تعالیٰ اس نیک کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

محتاج دعاء

(شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی) محمد حسن عفی عنہ (دامت برکاتہم العالیہ)



پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

تقریباً 2008ء میں بندہ نے ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے استفادہ کی نیت کر کے جامعہ مدنیہ جدیدہ رائونڈ روڈ لاہور میں داخلہ لیا تو وہاں ہر استاد کی ایک الگ خوشبو مہکتی دیکھی، چاہئے تو یہ تھا کہ ان کے کچھ محاسن کا تذکرہ کرتے لیکن بات کہیں اور نکل جائے گی،

الغرض ان اساتذہ کرام میں ایک استاد حضرت مولانا مفتی محمد مشاہد صاحب دامت برکاتہم تھے جو درس نظامی کی مشہور کتاب السراجی فی المیراث پڑھاتے تھے حضرت کا مبارک انداز یہ تھا کہ پہلے ہمیں سبق کا اجمال زبانی سمجھا کر سبورہ (بورڈ) پر حل کر دیتے تھے جس کی وجہ سے عبارت کی اجنبیت ختم ہو جاتی، پھر کتاب کی متعلقہ عبارت پر روشنی ڈالتے، اور تمام طلباء کو تاکید کرتے کہ قلم کا پی ضرور ساتھ ہونی چاہئے کہ جن مثالوں کو میں بورڈ پر حل کروں اس کو لکھیں، اور آخر میں تمرین کیلئے زیادہ سے زیادہ مثالیں دیکر فرماتے کہ اس کو حل کر کے لانا ہے ہم دیکھیں گے، ہمیں کبھی کبھی یہ بھی فرماتے تھے کہ مسائل میراث آسان ہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں جس کو سو تک ہند سے یاد ہو وہ علم میراث سیکھ سکتا ہے، اس دلچسپ انداز کا اثر یہ ہوا کہ مجھ جیسا بے مایہ آدمی کی جھولی میں بھی کچھ سرمایہ آگیا، اور علم الفرائض کے ساتھ مانوسیت پیدا ہو گئی، زیر نظر رسالہ بھی حقیقت میں حضرت کے فیوضات کا اثر ہے، بندہ نے تقریباً نو سال پہلے طالب علمی میں سراجی سے متعلق ایک مسودہ تیار کیا تھا جس میں اختصار زیادہ تھا اور غلطیاں بھی تھیں، خیال تھا کہ وقت نکال کر اس کی تصحیح کی جائے تاکہ اہل علم کی خدمت میں اسے پیش کیا جاسکے، لیکن سال کے دوران درسی

مصرفیات کی بناء پر ہمت نہ کر سکا، تاخیر ہوتی رہی، بالآخر اللہ تعالیٰ نے تعطیلات میں توفیق بخشی اور حتیٰ الوسع اغلاط کی تصحیح کی گئی، اکثر مقامات میں اختصار مغل تھا اسلئے مناسب اضافہ کیا گیا، جس کتاب سے کوئی خاص اضافہ کیا گیا وہاں اس کا حوالہ درج کیا گیا، پہلے عرض کیا کہ استاد محترم اول ہمیں زبانی سبق سمجھا کر سبورہ پر حل کر دیتے تھے جس کی وجہ سے عبارت کی اجنبیت ختم ہوتی، معمولی توجہ سے عبارت حل ہو جاتی، اس لئے ہم نے اس رسالہ میں کتاب کی عبارت بھی نہیں لکھی، کہ طلباء اگر اصول میراث سمجھ لیں تو عبارت حل کرنا کوئی مشکل نہیں، پھر بھی بعض جگہ عبارت حل کی گئی ہے، چونکہ ہمارا مقصد بطرز سراجی حل میراث کے موئے موئے اصول سمجھانا ہے اسلئے ہم نے کہیں لفظی ترجمہ پر اکتفاء کیا کیونکہ ترجمہ سے ہمارا مقصود واضح تھا، کہیں تلخیص سے کام لیا، اور کہیں پر کچھ تفصیل بھی لکھ دی گئی، اور اس کا نام تلخیص الفرائض تجویز کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے، یوں باب مناسخہ تک قارئین کی خدمت میں سراجی کی تلخیص پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، اگر فرصت ملے تو ان شاء اللہ باقی کتاب کا خلاصہ بھی پیش کروں گا، لیکن ایک ضروری حصہ کتاب کا اس میں آگیا ہے اس لئے اشاعت کا اہتمام کیا گیا، امید ہے اہل علم حضرات حوصلہ افزائی فرمائیں گے، اور اپنے مفید مشوروں سے ہمیں محروم نہ رکھیں گے،

یقیناً جیسے خدمت کرنے کا حق ہے ویسے ہم نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ اپنے شان کے مناسب جزائے خیر عطاء فرمائے، جنہوں نے بھی اس میں ہمارے ساتھ کسی قسم کا تعاون کیا یا کر رہے ہیں سب کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب فرمائے، اس کو بندہ کیلئے، تمام اساتذہ کرام اور والدین کیلئے نجات و رفع درجات کا ذریعہ بنائے، آمین،

آخری گزارش: حتی الوسع کوشش کی گئی کہ رسالہ سے اغلاط دور ہوں لیکن انسان مَدْرُکَب ہے نسیان کا، کوشش کے باوجود قوی امکان ہے غلطی کا، اسے بندہ عاجز کی طرف منسوب کیا جائے نہ کہ ہمارے اساتذہ کرام کی طرف، اور اہل علم حضرات نشاندہی فرمائیں، ہم ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کریں گے اور آئندہ اشاعت میں تصحیح بھی کریں گے، ان شاء اللہ

کتبہ خالد حسین شاہ

خادم التدریس: جامعہ مدّار العلوم گڑھی کپورہ دولت زئی مردان

19 شوال 1439ھ، بمطابق 4 جولائی 2018ء شب جمعرات، پونے بارہ بجے

مبادیات

علم الفرائض کی تعریف

لغةً، فرائض جمع ہے فريضة (بمعنی مفروضہ) کی، اور یہ مشتق ہے فرض سے، فرض تقدیر (مقرر کرنا) کے معنی میں ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَنُصِّفُ مَا فَارَضْتُمْ، اُی قَدَّرْتُمْ، اس وجہ سے ورثاء کے حصوں کو فرض یا فريضہ، اور اس کے مسائل کے جاننے کو علم الفرائض، اور جاننے والے کو فرضی، فاریض، فريض یا فراض کہا گیا،

اصطلاحاً، هو علمٌ بِأُصُولٍ مِنْ فِقْهِ وَحِسَابٍ يُعَرِّفُ بِمَا حَقُّ كُلِّ وَارِثٍ مِنَ التَّرِكَةِ،

ترجمہ: علم الفرائض فقہ اور حساب کے ان اصول کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے ترکہ میں ہر وارث کا حق پہچانا جاتا ہے۔

موضوع: ترکات،

غرض: إِيْصَالُ الْحَقِّ إِلَى صَاحِبِهِ مِنْ تَرَكَةِ الْمَيِّتِ یعنی صاحب حق (وارث) کو اپنا حق پہنچانا ترکہ میت سے،

ترکہ: ترکہ بفتح التاء وکسر الراء ہے، اور اس میں ترکہ بکسر التاء و سکون الراء بھی جائز ہے، میت کے چھوڑے ہوئے مال کو کہتے ہیں جو مشغول بحق الغیر نہ ہو،

ارث، میراث ثراث: بقیۃ الشئ کو کہا جاتا ہے، ہمزہ اور تاء واو سے بدل ہے،

فضیلت و اہمیت علم الفرائض

علم الفرائض انتہائی شرف و فضیلت والا علم ہے، اسلئے کہ

① اللہ تعالیٰ نے نہایت وضاحت کے ساتھ ورثاء کے حصے خود مقرر فرما کر اس علم کی جزئیات تک کی تعلیم فرمائی، حالانکہ اور علوم کے اتنے جزئیات منصوص نہیں،

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، اور علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں اور یقیناً عنقریب علم اٹھالیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو شخصوں کے درمیان کسی ضروری مسئلہ میں اختلاف ہو گا اور وہ اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا نہ پائیں گے (دار قطنی)

③ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، اے ابو ہریرہ! فرائض کی تعلیم حاصل کرو، اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، کیونکہ یہ نصف علم ہے اور بھول جاتا ہے، اور سب سے پہلے میری امت سے فرائض کا علم اٹھالیا جائے گا، (سنن ابن ماجہ، کتاب الفرائض)

علم الفرائض کو نصف علم کہا گیا اسلئے کہ انسان کی دو حالتیں ہیں پہلی حالت اس کی زندگی کی ہے، اس کے ساتھ دیگر احکام متعلق ہیں، دوسری حالت بعد موت کی ہے، اور اس کے ساتھ علم الفرائض کے احکام متعلق ہیں اس لحاظ سے اس کو نصف علم کہا گیا، اور توجیہات بھی کی گئی ہیں،

④ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ فرائض سیکھو کیونکہ یہ تمہارے دین میں سے ہے، کبھی فرماتے کہ فرائض ایسے ہی سیکھو جس طرح قرآن سیکھتے ہو، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جو شخص قرآن سیکھے اور فرائض نہ سیکھے وہ ایسا ہے جیسے بغیر چہرے کے سر ہو، یعنی جس طرح چہرے کے بغیر سر بے زینت لگے گا اسی طرح فرائض کے بغیر عالم بے زینت لگتا ہے، (سنن دارمی)

صاحب سراجی

نام: محمد بن محمد بن عبدالرشید،

کنیت: ابو الطاہر،

لقب: سراج الدین ہے، سجاوندی کہلاتے ہیں علاقہ سجاوند کی طرف نسبت کی وجہ سے،

سن ولادت و وفات: کے بارے میں کوئی حتمی قول نہیں البتہ ہدیۃ العارفین میں ہے کہ سن وفات 600ھ ہے، بعض نے 700ھ بتایا ہے،

بسم اللہ الرحمن الرحیم
آغاز کتاب

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ.

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو کہ تمام مخلوقات کا پالنے والا ہے (تعریف کرتا ہوں) شکر گزاروں کی تعریف جیسا، رحمتِ کاملہ و سلامتی نازل ہو مخلوق میں بہترین ہستی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر جو کہ باطن اور ظاہر میں پاک ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ آدھا علم ہے (حدیث ۱)۔
ہمارے علماء احناف رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ میت کے ترکہ (بمعنی متروکہ یعنی اموال متروکہ) کے ساتھ چار حقوق متعلق ہوتے ہیں۔

حقوق اربعہ مرتبہ کا بیان

① سب سے پہلے کفن و دفن پر جتنا خرچ ہو ا ہو وہ ترکہ سے لیا جائے گا، کفن و دفن میں اسراف و بخل نہیں کیا جائے گا۔

۱۔ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي أَمْرٌ مَقْبُوضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتُظْهَرُ الْفِتْنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ الْإِثْنَانِ فِي الْقَرِيبَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا (سنن الدارقطني لأبي الحسن علي بن عمر الدارقطني) و
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ ، فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسَى ، وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ أُمَّتِي . (سنن ابن ماجہ)

② کفن و دفن کے بعد باقی ترکہ سے سارا قرض ادا کیا جائے گا۔

③ ادائے قرض کے بعد مابقی ترکہ تین حصے کر کے ایک حصہ میں وصیت نافذ کی جائے گی۔

④ اور بقیہ ترکہ ورثاء میں کتاب اللہ و سنت رسول ﷺ اور اجماع امت کے بتائے ہوئے طریقے پر تقسیم کیا جائے گا۔

ترتیب مستحقین کا بیان

① ذوی الفروض: یہ وہ ورثہ ہیں جن کیلئے ترکہ میں حصہ مقرر ہے شریعت (قرآن، سنت و اجماع امت) کی جانب سے، پہلے ان میں ترکہ تقسیم ہو گا اگر ان سے کچھ مال بچے یا ذوی الفروض بالکل نہ ہو تو بعد والوں کو ملے گا۔ ان کے بعد

② عصبہ نسبی: یہ وہ ورثہ ہیں جن کیلئے مابقی من ذوی الفروض (ذوی الفروض سے جو مال بچے) ہوتا ہے، ذوی الفروض نہ ہونے کی صورت میں سارا مال عصبہ کو ملتا ہے۔ ان کے بعد

③ عصبہ سببی: یعنی مولی العتاقۃ، اس کی تفصیل باب العصبات میں آئے گی ان شاء اللہ، ان کے بعد

④ عصبہ سببی کے نسبی اور سببی عصبات: یعنی اگر عصبہ سببی کے نسبی عصبات ہوں تو پہلے وہ مستحق

ہیں اگر نہ ہوں تو نسبی کی جگہ سببی عصبات مستحق ہیں۔ (تفصیل باب العصبات میں آئے گی)، ان کے بعد

⑤ رد علی ذوی الفروض النسبیہ: یعنی ذوی الفروض سے باقی مال ذوی الفروض النسبیہ پر لوٹانا، (تفصیل

باب الرد میں آئے گی) نسبہ کی قید سے زوجین خارج ہو گئے ان پر رد نہیں کیا جائے گا کیونکہ

۱۔ مصنف نے اقویٰ "کتاب اللہ" پر اکتفاء کیا اسلئے سنت و اجماع کا ذکر نہیں کیا۔

ذوی الفروض النسبیه وہ ہیں جن کا رشتہ میراث لینے کے بعد بھی میت کے ساتھ باقی ہو، اور زوجین کا رشتہ ایک دوسرے سے میراث لینے کے بعد باقی نہیں رہتا، اسی وجہ سے تو دوسرے کے ساتھ زوجیت قائم ہو سکتی ہے۔ اہل رد کے بعد

⑥ ذوی الارحام: یہ وہ ورثہ ہیں کہ جن کیلئے نہ حصہ مقرر ہے اور نہ وہ عصبہ ہیں۔ ان کے بعد

⑦ مولی الموالات: موالات دوستی کو کہتے ہیں اور اصطلاح فقہ میں یہ ایک عقد ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے اگر مجھ سے کوئی موجب دیت جنایت سرزد ہو تو آپ دیت ادا کریں گے اور میں آپ کو وارث بناؤں گا (یہ ایجاب ہوا) دوسرا اسے قبول کرے تو یہ عقد موالات ہے اور قبول کرنے والے کو مولی الموالات کہتے ہیں۔ ان کے بعد

⑧ مقررہ بالنسب بفتح القاف: یہ وہ شخص ہے کہ میت نے اس کیلئے اپنے غیر سے نسب کا اقرار کیا ہو مثلاً یہ کہا ہو "یہ میرا بھائی ہے یا یہ میرا چچا ہے" بھائی ہونے کا اقرار مستلزم ہے والد کے بیٹے ہونے کو پس یہ اقرار، دعوی علی الغیر (یعنی باپ یا دادا پر) ہے اور یہ ثبوت نسب کے حق میں لغو ہے اس لئے کہ اقرار حجتہ قاصرہ ہے، اس سے صرف اپنے اوپر شئی ثابت ہوتی ہے غیر پر نہیں، پس میت کا اقرار صرف خود اس کے حق میں حجت ہو گا اور اس کے مال میں مقررہ کو حصہ ملے گا جب مذکورہ بالا اقسام نہ ہوں۔

مقررہ کے وارث ہونے کیلئے پانچ شرائط ہیں۔

① مقررہ مجہول النسب ہو،

② اقرار دوسرے سے نسب ثابت ہونے کا ہو، مثلاً بھائی یا چچا ہونے کا اقرار ہو، اگر بیٹے ہونے کا اقرار کیا ہو تو وہ نسبی ورثہ میں شامل ہوگا،

③ محض اسکے اقرار سے نسب ثابت نہ ہوتا ہو جیسا کہ یہاں ثبوت نسب باپ یا دادا کی تصدیق پر موقوف ہے،

④ مقرر اقرار سے رجوع نہ کرے یہاں تک کہ فوت ہو جائے، اگر مرنے سے پہلے رجوع کیا تو وارث نہ ہوگا،

⑤ اقرار شرعاً معتبر ہو، اگر کسی نے اقرار کیا کہ زید میرا بھائی ہے اور زید مقرر کے والد کا ہم عمر ہو تو مقرر اس کا بھائی نہیں ہو سکتا، اسلئے یہ اقرار لغو ہے، ان کے بعد

⑨ موصیٰ لہ بجمیع المال: یعنی جس کے لئے میت نے جمیع مال کی وصیت کی ہو (یا ثلث سے زیادہ کی وصیت کی ہو) پس اگر ما قبل ورثہ میں کوئی بھی نہ ہو تو ثلث سے زیادہ یا جمیع مال دیا جائے گا ورنہ وصیت فی الثلث کا نفاذ تو ذوی الفروض میں تقسیم سے بھی پہلے ہے جیسے کہ ما قبل گذر چکا ہے۔ ان کے بعد

⑩ بیت المال: یعنی حکومت اسلامیہ کے خزانہ کو دیا جائے گا، اور اگر بیت المال نہ ہو یا ہو لیکن اس کا مال صحیح مصرف میں خرچ نہیں ہوتا تو متاخرین کے نزدیک زوجین پر لوٹایا جائے گا، لیکن یاد رہے ذوی الارحام کی موجودگی میں زوجین پر رد نہ ہوگا کیونکہ یہ رد بیت المال کے درجہ میں ہے جو کہ سب ورثاء کے بعد ہے۔

موانع ارث کا بیان

چار چیزوں کی وجہ سے آدمی میراث سے محروم ہوتا ہے۔

① رقیّت: یعنی غلامی، اس میں تمام اقسام غلام کے شامل ہیں، یعنی قین (خالص غلام)، مکاتب، مدبر، اُم ولد اور مُعتّق البعض۔

② قتل: یعنی مورث کو قتل کرنا بشرطیکہ قتل ایسا ہو جس میں قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہو، پس قتل بسبب میں قاتل محروم نہ ہو گا کیونکہ اس میں قصاص یا کفارہ نہیں، اور بقیہ چار اقسام میں قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہے۔

قتل پانچ قسم پر ہیں۔ قتل عمد، شبہ عمد، خطا، شبہ خطا، اور قتل بسبب

③ اختلاف دین: یعنی مسلمان، غیر مسلم سے اور غیر مسلم، مسلمان سے میراث نہیں لے سکتا۔

④ اختلاف دار: یعنی وارث اور میت کے درمیان اختلاف ملک ہو، یہ اختلاف حقیقہ ہو جیسے ذمی اور حربی یا حکماً ہو جیسے مستامن اور ذمی یا دو مختلف ملکوں کے دو حربی،

دو حربی الگ الگ دار الحرب سے کسی دارالاسلام میں امان لیکر آئے ہوں تو ان کا دار حکماً مختلف ہے اور اگر اپنے اپنے ملک میں ہوں تو ان کا دار حقیقہ مختلف ہے۔

ذمی وہ شخص ہے جو مسلمانوں کے ملک میں ٹیکس دیکر ماتحت رہتا ہو، حربی وہ ہے جو دار الحرب میں رہتا ہو اور مسلمانوں کے ماتحت نہ ہو، اور مستامن وہ ہے جو امان لیکر دارالاسلام میں آیا ہو۔

ملک بادشاہ اور فوج کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہے ان کا آپس میں حفاظت کے منقطع ہونے کی وجہ سے۔

نوٹ: اختلاف دار صرف غیر مسلموں کے حق میں معتبر ہے، مسلمان، مسلمان سے میراث لے سکتا ہے اگرچہ دار (ملک) مختلف ہو۔

فروض مقدرہ اور ان کے مستحقین کی پہچان کا بیان

فروض مقدرہ: کتاب اللہ میں مقرر حصے چھ ہیں۔

① نصف ② رُبع ③ ثمن اسکو نوعِ اول کہتے ہیں

① ثلثان ② ثلث ③ سدس اسکو نوعِ ثانی کہتے ہیں

یہ تضعیف (دوچند کرنا) اور تنصیف (آدھا کرنا) کے اعتبار سے ہیں، یعنی ان حصص کا آپس میں تضعیف و تنصیف کی نسبت ہے کہ ثمن کو دوگنا کرنے سے ربع بنتا ہے اور ربع کو دوگنا کرنے سے نصف بنتا ہے یہ تضعیف ہے، اور نصف آدھا کرنے سے ربع، اور ربع آدھا کرنے سے ثمن بنتا ہے یہ تنصیف ہے اسی طرح سدس دوگنا کرنے سے ثلث، اور ثلث دوگنا کرنے سے ثلثان بنتا ہے، اور ثلثان آدھا کرنے سے ثلث، اور ثلث آدھا کرنے سے سدس بنتا ہے مثلاً

مسئلہ 6			مسئلہ 8		
سدس/1	ثلث/2	ثلثان/4	ثلث/1	ربع/2	نصف/4

دائیں طرف سے دیکھ کر آدھا کیا جائے تو تنصیف سمجھ آئے گا اور بائیں طرف سے دیکھ کر دو گنا کیا جائے تو تضعیف سمجھ آئے گا۔

نوعِ اول کے اوپر آٹھ اور نوعِ ثانی کے اوپر چھ لکھا ہے اس کو اصل مسئلہ کہتے ہیں اور مخرج بھی، مخرج کے تین قواعد ہیں، ان تین قواعد کو جاننے کے بعد معلوم ہو گا کہ کون سا عدد مخرج بنے گا، ہم ان کو مستحقین کے بعد ذکر کریں گے۔

مُستحقین: مذکورہ بالا فروضِ مقدرہ کے مستحق بارہ اشخاص ہیں چار مرد، اور آٹھ عورتیں۔
چار مرد یہ ہیں۔

اب، جدِ صحیح (اگرچہ اوپر تک ہو) اخِ خیفی، زوج،
آٹھ عورتیں یہ ہیں۔

زوجہ، بنت، بنت الابن (اس سے نیچے تک بھی شامل ہے) اختِ عینی، اختِ علاقائی، اختِ خیفی،
اُم، جدہ صحیحہ،

جن کے ماں باپ شریک ہوں تو وہ عینی بہن بھائی ہے بھائی کو اخِ عینی اور بہن کو اختِ عینی کہتے ہیں،
عینی کو حقیقی بھی کہتے ہیں، جن کی صرف ماں شریک ہو اور باپ الگ الگ ہو تو وہ اخِ خیفی اور اختِ خیفی ہیں ان کو انخیانی بھی کہا جاتا ہے، جن کا باپ شریک ہو اور ماں الگ الگ ہو تو وہ اخِ علاقائی اور اختِ علاقائی ہیں ان کو علی بھی کہا جاتا ہے،

جدِ صحیح وہ ہے کہ میت کی طرف نسبت کرتے ہوئے درمیان میں اُم نہ ہو، اور اگر ہو تو جدِ فاسد ہے،
اور جدہ صحیحہ وہ ہے کہ میت کی طرف نسبت کرتے ہوئے درمیان میں جدِ فاسد نہ ہو، اور اگر ہو تو

جدہ فاسدہ ہے،

جدہ فاسدہ کی علامت یہ کہ دونوں طرف اُم ہو اور درمیان میں اب ہو جیسے اُم ابِ اُم اور جدہ صحیحہ جیسے اُم اب، اور اُم الام، جد فاسد جیسے اب الام، اور جد صحیح جیسے اب اب،

مخارج فروض کے تین قواعد کا بیان

قاعدہ نمبر ① جب مسئلہ میں ایک حصہ آجائے جس نوع سے بھی ہو تو مخرج اس حصہ کے ہمنام عدد سے بنے گا مگر نصف کا مخرج ہمنام عدد سے نہیں بنتا، کیونکہ اس کا مخرج اثنین (2) ہے، جیسے ربع کا مخرج اربعۃ (4) ثمن کا ثمانیۃ (8) اور ثلث کا ثلاثیۃ (3) ہے نیز سدس کا ستۃ (6) ہے، ستۃ اصل میں سِدۃ تھا سین ثانی تاء سے تبدیل کیا پھر دال بھی تاء کر کے در تاء ادغام کر دند سیۃ شد بدلیل تصغیرۃ سُدیس و جمعہ اُسدا س، ۱۔

قاعدہ نمبر ② جب ایک نوع سے دو یا زیادہ حصے آجائے جس نوع سے بھی ہو تو مخرج اس حصے کے ہمنام عدد سے بنے گا جو حصہ سب سے چھوٹا ہو اور ہم نام عدد اس کا بڑا ہو مثلاً جب مسئلہ میں نصف اور ربع ہو تو مخرج چار (4) سے بنے گا کیونکہ ربع چھوٹا اور اربعۃ سب سے بڑا ہے اور اگر ثمن بھی ساتھ ہو تو مخرج آٹھ سے بنے گا کیونکہ اب ثمن سب چھوٹا ہے اور ثمانیۃ سب سے بڑا ہے اسی طرح نوع ثانی میں بھی یہ قاعدہ جاری کیا جائے۔ یہ دونوں قاعدے غیر مخلوط ہیں یعنی ان میں نوع اول اور نوع ثانی کا اختلاط نہیں ہے، آئندہ قاعدہ مخلوط ہے۔

۱۔ الجمل فی النحو لخلیل بن أحمد الفراهیدی، المحکم والمحیط الأعظم لعلی بن اسمعیل بن سیدہ المرسی

قاعدہ نمبر ③ اگر نوع اول سے نصف جمع ہو جائے نوع ثانی کے ساتھ "نوع ثانی کے ایک حصہ کے ساتھ جمع ہو یا زیادہ کے ساتھ" تو مسئلہ چھ سے بنے گا، اگر نوع اول سے ربع جمع ہو جائے نوع ثانی کے ساتھ تو مسئلہ بارہ سے بنے گا، اور اگر ثمن جمع ہو جائے نوع ثانی کے ساتھ تو مسئلہ چوبیس سے بنے گا۔
نوٹ: اگرچہ ان قواعد کا باب (مخرج فروض کا بیان) آگے حجب کے بیان کے بعد ہیں لیکن ہم نے اس باب کے تین قواعد کا ذکر یہاں احوال سے پہلے کیا کیونکہ احوال میں ان کی ضرورت پڑھتی ہے۔

احوال مستحقین کا بیان

علم فرائض میں بنیادی چیز احوال ہیں یہ زبانی یاد ہوں تو میراث کے مسائل آسان ہیں، ان میں مشق کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ احوال شروع ہوتے ہی اپنے سبق کے متعلق مسائل زیادہ سے زیادہ حل کرتے رہا کرے۔

آب: کے تین احوال ہیں۔

① سدس ملے گا جبکہ ابن یا ابن الابن (یا اس سے بھی نیچے تک) ساتھ ہو۔

مسئلہ 6/	
ابن / ع	اب / س
5	1

② سدس مع التعصیب، جبکہ بنت یا بنت الابن (یا اس سے بھی نیچے تک) ساتھ ہو۔

$$\begin{array}{r} \text{مسئلہ 6} \\ \hline \text{اب / س وع} \quad \text{بنت الابن / ن} \\ 2+1 \quad 3 \end{array}$$

③ تعصیب محض، جب کوئی اولاد نہ ہو "اولاد، مذکر و مؤنث دونوں کو شامل ہیں"

$$\begin{array}{r} \text{مسئلہ 2} \\ \hline \text{اب / ع} \quad \text{زوج / ن} \\ 1 \quad 1 \end{array}$$

جد صحیح: کے چار احوال ہیں، تین اب کی طرح اور ایک حرمان والی ہے۔

④ جد صحیح، محبوب بحجب حرمان ہوتا ہے اگر اب ساتھ ہو، کیونکہ میت اور جد کے درمیان اب واسطہ ہے اور واسطہ کے ہوتے ہوئے ذو واسطہ محبوب الحرمان ہوتا ہے، تین مثالیں اب کی طرح ہے۔
جو بیت کی مثال:

$$\begin{array}{r} \text{مسئلہ 6} \\ \hline \text{اب / س} \quad \text{جد / م} \quad \text{ابن الابن / ع} \\ 1 \quad \quad 5 \end{array}$$

ارخ خیفی اور اخت خیفی: کے تین احوال ہیں۔

① ایک ہو تو سدس ملے گا جیسے

$$\begin{array}{r} \text{مسئلہ 6} \\ \hline \text{اخت خیفی / س} \quad \text{زوج / ن} \\ 1 \quad 3 \end{array}$$

② دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلث ملے گا جیسے

مسئلہ 3	
اخ خفی 3 / ثلث	1
اخ عینی 5 / ثلثان	2

③ اصول یا فروع سے محبوب الحرمان ہوتے ہیں جیسے

مسئلہ 6		
بنت الابن / ان	3	3
اخ خفی / م		
جد / س و ع	2+1	

زوج: کے دو احوال ہیں۔

① اولاد نہ ہو تو نصف ملے گا (اولاد، مذکر و مؤنث دونوں کو شامل ہے اگرچہ نیچے تک ہو لیکن بیٹی کی

اولاد کو شامل نہیں اگرچہ مذکر ہوں) جیسے

مسئلہ 2	
زوج / ان	1
جد / ع	1

② اولاد ہوں تو رابع ملے گا جیسے

مسئلہ 12		
زوج / رابع	3	3
بنت / ان	6	
اب / س و ع	2+1	

فصل فی النساء

زوجات: کے بھی دو احوال ہیں۔

① اولاد نہ ہو تو ربع، جیسے

مسئلہ 4			
زوجہ / ربع	اب / ع	جد / م	اخ / خیفی / م
1	3		

② اولاد ہوں تو خمن ملے گا جیسے

مسئلہ 24			
زوجہ / خمن	بنت الابن / ان	اغت خیفی / م	جد / اس وع
3	12		5+4

بنات: کے تین احوال ہیں۔

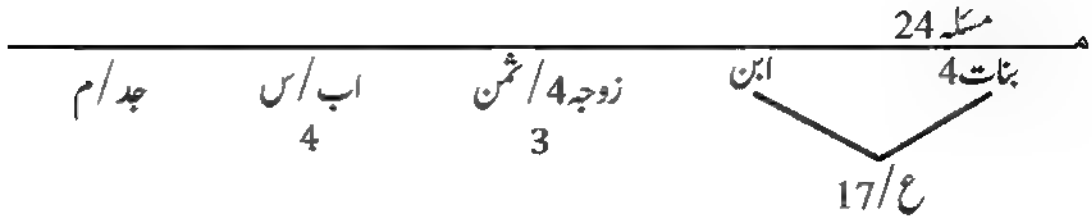
① ایک ہو تو نصف ملے گا جیسے

مسئلہ 8		
بنت / ان	اغت خیفی / م	زوجہ / خمن
4		1

② ایک سے زیادہ ہوں تو ثلثان، جیسے

مسئلہ 12		
بنات / 2 ثلثان	زوج / ربع	اخ / خیفی / م
8	3	

③ ابن کے ساتھ عصبہ بنیں گی، ایک ہو یا زیادہ، اور مذکر کو دو مؤنث کے برابر حصہ ملے گا، جیسے

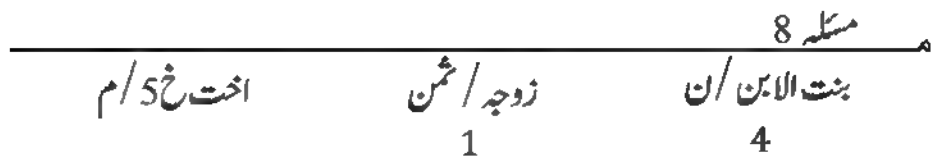


سوال: اس مثال میں اب کے دو حالات جمع ہیں ابن بھی ساتھ ہے جس کی وجہ سے اب کو سدس ملتا ہے، اور بنت بھی ساتھ ہے جس کی وجہ سے اب کو سدس مع تعصیب ملتا ہے یہاں کوئی حالت کا اعتبار ہو گا اول کا یا ثانی کا؟

جواب: مذکر کے ہوتے ہوئے مؤنث کا اعتبار نہیں ہو گا، سدس مع تعصیب تب ملے گا جب اب کے ساتھ صرف بنت یا بنت الابن (وان سفلت) ہو، ابن یا ابن الابن (وان سفل) نہ ہو، اور صرف سدس تب ملے گا جب مذکر اولاد (ابن، ابن الابن وان سفل) ہو، چاہے مؤنث اولاد ہوں یا نہ۔

بنات الابن: کے چھ احوال ہیں، تین بنات کی طرح اور تین الگ ہیں، پہلی، دوسری اور پانچویں حالت بنات کی طرح ہے اور باقی الگ ہیں۔

① ایک ہو تو نصف ملے گا جبکہ بنت نہ ہو جیسے



② ایک سے زیادہ ہوں تو ثلثان ملے گا جبکہ بنت نہ ہو جیسے

مسئلہ 12		
بنات الابن 3 / ثلثان	زوج / ربع	اخت 2 / م
8	3	

③ ایک ہو یا زیادہ سدس ملے گا جبکہ ایک بنت ساتھ ہو "کیونکہ شریعت میں عورتوں کا حصہ ثلثان سے زیادہ نہیں، جب ایک بنت نے نصف لے لیا تو عورتوں کے حصے میں سدس باقی رہا اسلئے کہ نصف (3) جمع سدس (1) مساوی ثلثان (4) بنتا ہے 1 جیسے

مسئلہ 6		
بنات الابن / سدس	اخت 5 / م	بنت 3 / ن
1		3

④ ایک ہو یا زیادہ محبوب ہو نگلیں جبکہ ساتھ دو یا زیادہ بنات ہوں جیسے

مسئلہ 12		
بنات الابن 5 / م	بنات 2 / ثلثان	زوج / ربع
	8	3

⑤ عصبہ ہوں گی جبکہ ابن الابن (یعنی ان کا بھائی) یا اس سے بھی اسفل (نیچے یعنی ابن ابن الابن الخ) ساتھ ہو، بنات ہوں یا نہ ہوں، ایک مذکر کو دو مؤنث کے برابر حصہ ملے گا جیسے

مسئلہ 3		
بنات الابن	ابن الابن	بنات 2 / ثلثان
	ع 1	2

1. نوع اول سے نصف آجائے نوع ثانی کے ساتھ تو مسئلہ چھ سے بنتا ہے اور چھ کا ثلثان چار ہے۔

⑥ محبوب ہوں گی جبکہ ابن ساتھ آجائے، اسلئے کہ ابن واسطہ ہے میت اور بنات الابن کے درمیان اور واسطہ کے ہوتے ہوئے ذو واسطہ محبوب ہوتے ہیں جیسے

مسئلہ 6			
ابن الابن / م	بنت الابن / م	ابن / ع	اب / س
		5	1

مسئلۃ التشبیہ کا بیان

تشبیہ لغت میں: شَبَابُ بفتح الشین (باب ض) سے ہے شَبَاب کا معنی ہے "جوان ہونا" یا شَبَاب بکسر الشین (باب ن ض) سے ہے، "گھوڑے کا اکٹھے اگلی ٹانگوں کو اٹھانا - نشاط میں ہونا"

عرب کا مقولہ ہے الْجَوُّهُرُ يَشْبُ بَعْضُهُ بَعْضًا "جوہر میں سے بعض بعض کا حسن بڑھادیتی ہے" شَبَّبت وَتَشَبَّبت "جوانی اور کھیل کود کے زمانہ کا ذکر کرنا" شاعر کا شعر میں عورتوں کے محاسن و اوصاف بیان کرنا، کہا جاتا ہے شَبَّبت قَصِيدَتَهُ بِفُلَانَةٍ اس نے اپنے قصیدے کی ابتداء میں تشبیہ کیا یعنی کسی عورت کے محاسن کا ذکر کیا، شعراء کی عادت تھی قصائد مدحیہ کی ابتداء میں تشبیہ کرتے تھے پھر ہر چیز کی ابتداء کو تشبیہ کہنے لگے جیسے شَبَّبت الکتاب کتاب کو شروع کیا، تشبیہ اصطلاح میں کہتے ہیں ذکر البنات علی اختلاف درجات ۱۔ بنات کا ذکر کرنا اختلاف درجات کے ساتھ،

غَرَضُ مَسْئَلَةِ التَّشْبِيبِ

مسئلہ تشبیب کو وضع کرنے کی غرض ایک سوال و شک کو دفع کرنا ہے جو بنات الابن کے احوال میں حالت نمبر ④ سے پیدا ہوا وہ یہ کہ جب بنات الابن دو بنات کے ساتھ مجبوب ہوتی ہیں کیونکہ دو بنات نے ثلثان لے لیا تو کیا بنات الابن میں بھی یہی قاعدہ جاری ہو گا جب بنات نہ ہوں اور بنات الابن میں بعض، بعض سے اسفل ہو؟

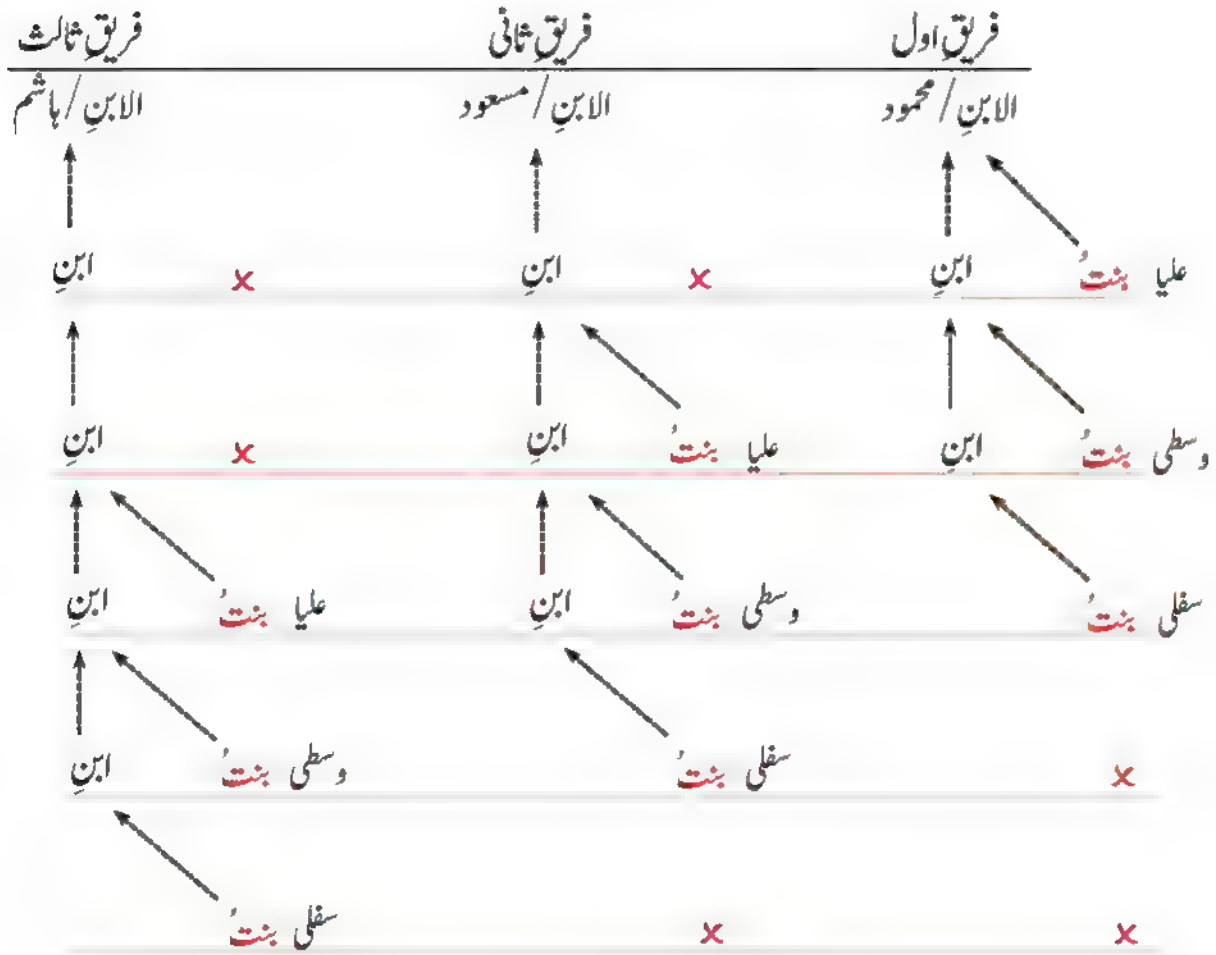
جواب: ہاں یہی قاعدہ جاری ہو گا، لیکن ظاہر ہے کہ اتنی مختصر جواب سے حقیقت واضح نہیں ہوتی اسلئے فقہاء نے مسئلہ التشبیب وضع کیا اور اس کا نام مسئلہ التشبیب اسلئے رکھا تا کہ طلباء کی اذہان میں تیزی و جوانی پیدا ہو یا اسلئے تا کہ طلباء اس طرف متوجہ ہو، جس طرح شاعر قصیدہ کی ابتداء میں محض لوگوں کو متوجہ کرنے کیلئے عورتوں کے محاسن ذکر کرتا ہے جسکو شعراء تشبیب کہتے ہیں چونکہ اذہان میں مذکورہ بالا سوال موجود تھا فقہاء نے سوال کا حل اس مسئلہ میں پیش کیا تو گویا طلباء کی حالت وہی ہوئی جو تشبیب شاعر کے وقت سامعین کی ہوتی ہے۔

صورتِ مسئلہ

میت کے تین بیٹے ہیں گویا یہ تین فریق ہیں اور ہر تین فریق کے اولاد میں تین بنات ہیں اور کل نو بنات ہیں جو کہ بعض بعض سے اسفل ہیں واسطہ کی کمی اور زیادتی کی وجہ سے، نقشہ میں اس کی وضاحت ہو جائے گی، میت کا نام اقبال، پہلے بیٹے کا نام محمود، دوسرے کا مسعود اور تیسرے کا ہاشم

ہے، اور نوبتات اور اقبال کے درمیان جتنے واسطے ہیں ابن کے، سب اقبال سے پہلے فوت ہو چکے ہیں
مذکورہ نقشہ میں تفصیل دیکھئے،

میت / اقبال



فریق اول کی وضاحت: پہلی بنت الابن، دوسری بنت ابن الابن، تیسری بنت ابن الابن
الابن ہے، فریق ثانی و ثالث اسی پر قیاس کرے۔

ہر فریق کے بنات میں سب سے اونچی کو علیا، درمیانی کو وسطیٰ اور نیچی کو سُفلی کہتے ہیں پھر اگر فریق اول سے ہے تو اس کو علیا من فریق اول کہتے ہیں اگر ثانی سے ہے تو علیا من فریق ثانی اسی طرح ہر بنت کا درجہ معلوم ہو جائے گا درجہ معلوم کرنے کے بعد بالکل سیدھ میں تینوں فریقوں میں دیکھ لے کہ کوئی بنت اسکے مُوازی (مقابل) ہے کہ نہیں، اگر نہیں تو متن میں لایا وایہا احدٌ ذکر ہو گا اگر موازی ہے تو جو بنت موازی ہے اس کا درجہ ذکر ہو گا،

جیسے علیا من فریق اول کے کوئی موازی نہیں، وسطیٰ من فریق اول کے موازی علیا من فریق ثانی ہے، سفلیٰ من فریق اول کے موازی وسطیٰ من فریق ثانی اور علیا من فریق ثالث ہے، سفلیٰ من فریق ثانی کے موازی، وسطیٰ من فریق ثالث ہے، سفلیٰ من فریق ثالث کے کوئی موازی نہیں ہے،

جب درجہ اور فریق معلوم ہو اتنا جاننا چاہئے کہ علیا من فریق اول کیلئے نصف ہے بنتِ صُلب کی طرح، اور وسطیٰ من فریق اول اپنے موازی کے ساتھ ملکر ان کیلئے سدس ہے بناتُ الابن کی طرح "وَلَهُنَّ السُّدُسُ مَعَ الْوَاحِدَةِ الصُّلْبِيَّةِ" یہ بنات الابن کی تیسری حالت ہے، نصف جمع سدس مساوی ثلثان، اور عورتوں کا حصہ ثلثان سے زیادہ نہیں تو سفلیات کو کچھ بھی نہیں ملے گا مگر جب ان میں سے کسی کے ساتھ ابن یعنی اپنا بھائی آجائے تو یہ ابن اپنے موازات کی بنات الابن کو جس فریق سے بھی ہو اور علییات کو جس فریق سے بھی ہو عصبہ بنادے گا اور سفلیات جس فریق سے بھی ہو محبوب ہوں گی، یہ تفصیل متعلق ہے اس عبارت کے ساتھ "وَلَهُنَّ السُّدُسُ مَعَ

الواحدة " الى ان قال أو أسفل منهم غلامٌ فيعصّبهنّ۔

نوٹ: جن کو نصف یا سدس ملا ہے ان کے علاوہ علییات ابن کے ساتھ عصبہ ہوں گی۔

اخوات عینیہ: کے پانچ احوال ہیں۔

① ایک ہو تو نصف ملے گا جیسے

مسئلہ 4/م		
اُمّ / ع 1	زوجہ / ربع 1	اُخت عینی / ان 2

② دو یا زیادہ ہوں تو ثلثان ملے گا جیسے

مسئلہ 6/م		
زوج / ان 3	اُخت خ / س 1	اُخت عینی 3 / ثلثان 4

③ اُخت عینی ساتھ ہو تو عصبہ بنیں گی " ایک مذکر کیلئے دو مؤنث کے برابر حصہ ہے " جیسے

مسئلہ 6/م		
اُمّ / س 1	اُخت عینی	اُخت عینی
ع / 5		

④ بنات یا بنات الابن ساتھ ہوں تو بھی عصبہ بنیں گی لحديث "اجْعَلُوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ

عصبۃ" ۱۔ بنت یا بنت الابن کو اپنا مفروضہ حصہ ملے گا اگر کوئی مانع نہ ہو اور مانع کا وجود صرف بنت الابن میں ہو سکتا ہے کیونکہ بنت کی کوئی حالتِ حجب نہیں، اگر ایک بنت یا بنت الابن ہو تو بھی عصبہ بنیں گی اگرچہ کتاب میں بنات، بنات الابن جمع ہے، (اسی طرح اخوات علاقائی میں بھی ہے)

مسئلہ 6/م		
اخت عینی 2/ع	بنت الابن 3/ثلثان	ام/س
1	4	1

۵ اب یا جد یا مذکر اولاد ہو تو محبوب ہوں گی "اخت عینی ہو یا رخ عینی" جیسے

مسئلہ 4/م			
اخت عینی 5/م	اب/ع	رخ خفی 2/م	زوجہ/ربع
	3		1

۱۔ متن میں مذکورہ الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث منقول نہیں ہے البتہ اور الفاظ مردی ہے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِشُرْ، قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ
مُسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنَةِ وَابْنَةِ بْنِ
وَأُخْتُ قَالَ لِابْنَةِ التَّصْفُفِ وَلِابْنَةِ الْإِبْنِ السُّدُسِ وَمَا بَقِيَ فَلَا أُخْتُ (صحیح ابن حبان)

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَةً وَأُخْتًا فَقَالَ لِابْنَتِهِ التَّصْفُفِ وَلَأُخْتِهِ مَا بَقِيَ وَقَالَ
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَجْعَلُ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصْبَةً لَا يَجْعَلُ لَهُنَّ إِلَّا مَا بَقِيَ.

(سنن الدارمی)

اخوانِ علاقائی: کے سات احوال ہیں۔

① ایک ہو تو نصف ملے گا جیسے

مسئلہ 12		
اخت علاقائی / ان	اخت خیفی / 5 / ثلث	زوجہ / ربع
6	4	3

② دو یا زیادہ ہوں تو ثلثان ملے گا جب اخت عینی نہ ہو جیسے

مسئلہ 6		
اخت علاقائی / 3 / ثلثان	اخت خیفی / 3 / ثلث	زوج / ان
4	2	3

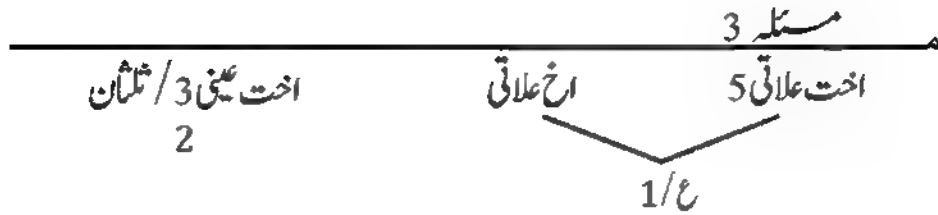
③ سدس ملے گا جب ایک اخت عینی ساتھ ہو "تکملۃ للثلثین" جیسے

مسئلہ 6		
اخت علاقائی / 3 / س	اخت عینی / ان	اخ خیفی / س
1	3	1

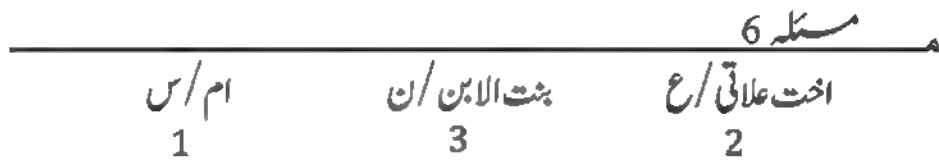
④ محبوب ہوں گی جب دو یا زیادہ اخت عینی ساتھ ہوں جیسے

مسئلہ 3		
اخت علاقائی / 3 / م	اخت عینی / 2 / ثلثان	اخ خیفی / 2 / ثلث
	2	1

⑤ مگر محبوب نہیں ہوں گی بلکہ عصبہ بنیں گی جب اخ علاقائی ساتھ ہو " اور ایک مذکر کو دو مؤنث کے برابر حصہ ملے گا " ۱۔ جیسے

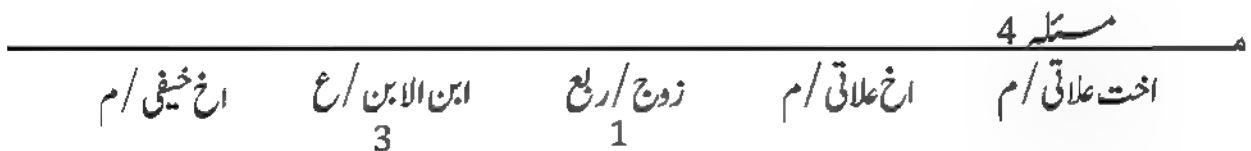


⑥ بنات یا بنات الابن (نیچے تک) ساتھ ہوں تو بھی عصبہ، (اخوات عینی کی حالت 4 کی طرح) جیسے



⑦ اب یا جد یا مذکر اولاد (نیچے تک) ساتھ ہوں تو سب محبوب ہوں گی، اخ علاقائی ہو یا اخ علاقائی،

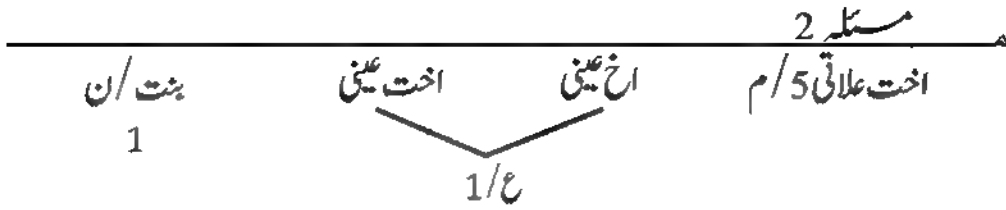
جیسے



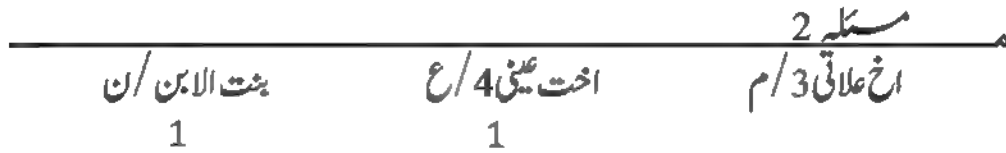
۱۔ ایک مذکر کو دو مؤنث کے برابر حصہ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مذکر کو دو شمار کرے مثلاً یہاں پر پانچ اخ علاقائی ہیں اور ایک اخ علاقائی ہے اخ کو دو شمار کر کے کل سات افراد ہوئے اور ان کو تین حصوں میں سے ایک حصہ بطور عصبہ مل گیا، پس ایک کو سات پر تقسیم کر کے ما حاصل ایک مؤنث کا حصہ ہے اسی حصہ کو دو میں ضرب دے، مبلغ ایک مذکر کا حصہ

ہے۔

(حالت 7 کا تتمہ) نیز اخ عینی کے ساتھ بھی اخت علاقائی اور اخ علاقائی محبوب ہوں گے جیسے

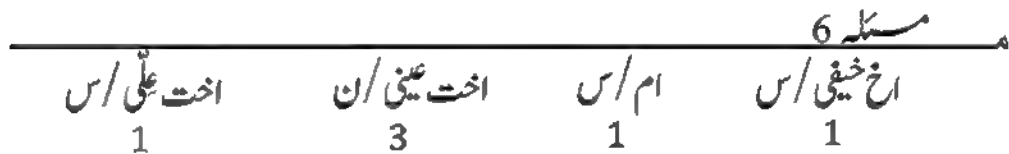


اور اخت عینی کے ساتھ بھی محبوب ہوں گے جب اخت عینی عصبہ مع البنت یا بنت الابن ہو (اگر اخ عینی کی وجہ سے عصبہ ہو تو پھر اخ عینی کی وجہ سے محبوب ہوں گے نہ کہ اخت عینی کی وجہ سے جس طرح ما قبل مثال میں گذر گیا)



اُم: کے تین احوال ہیں۔

① سدس ملے گا جب اولاد ساتھ ہوں یا بھائی، بہن میں سے دو عدد ساتھ ہوں جیسے



② ثلثِ کل ملے گا جب اولاد نہ ہوں اور بھائی، بہن میں سے دو عدد بھی نہ ہوں۔

(اولاد مذکر مؤنث دونوں کو شامل ہے اسی طرح نیچے تک کو بھی شامل ہے اور بھائی، بہن سے تینوں

اقسام، عینی، علی اور خیفی مراد ہیں)

مثال

مسئلہ 6		
ام / ثلث کل	اخ خفی / اس	زوج / ان
2	1	3

③ ثلثِ مابقی ملے گا اگر اب اور احد الزوجین ساتھ ہوں، جیسے

مسئلہ 12			
ام / ثلثِ مابقی	اخ خفی / ام	اب / ع	زوجہ / اربع
3		6	3

اگر اب کی جگہ جد ہو تو ثلثِ کل ملے گا مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک پھر بھی ثلثِ مابقی (یعنی زوج یا زوجہ کو حصہ دینے کے بعد جو بچے اس کا ثلث) ملے گا جیسا کہ اب کی صورت میں ملتا ہے، یہ تیسری حالت صرف دو صورتوں پر مشتمل ہے،

۱۔ زوج اور ابویں، ۲۔ زوجہ و ابویں، اگر اب یا احد الزوجین ساتھ نہ ہو تو پہلی دو حالتوں میں کوئی حالت ہوگی۔

جدہ: کے دو احوال ہیں۔

① سدس ملے گا، نانی ہو یا دادی، ایک ہو یا زیادہ، جبکہ صحیحہ ہو اور درجہ میں برابر ہوں ۱۔ جیسے

مسئلہ 6		
اخت علی / اس	اخت عینی / ان	ام الام
1	3	
		ام الاب
		1/س

۱۔ درجہ میں برابری یہ ہے کہ میت اور دونوں جدات میں واسطے برابر ہو کم یا زیادہ نہ ہو مثلاً ایک اُم ام الام ہے تو دوسری اُم ام الاب ہو اُم ام ام الاب نہ ہو، ورنہ محبوب ہوگی۔

② اس دوسری حالت میں تین شقیں ہیں۔

شق ۱۔ اُم ساتھ ہو تو محبوب ہوں گی خواہ نانیاں ہوں یا دادیاں، جیسے

مسئلہ 3		
ام / ثلث کل 1	ام الام / ام	ام الاب / ام

شق ۲۔ اب یا جد ساتھ ہو تو ابویات محبوب ہوں گی مگر جد کی اپنی بیوی جد کی وجہ سے محبوب نہ ہوگی
البتہ اب کی وجہ سے محبوب ہوں گی،

اب کی مثال			
مسئلہ 6			
ام الام / اس 1	ام الاب / ام	ام اب الاب / ام	اب / ع 5

جد کی مثال

مسئلہ 6		
اب الاب / ع 5	ام الاب / اس 1	ام اب الاب / ام

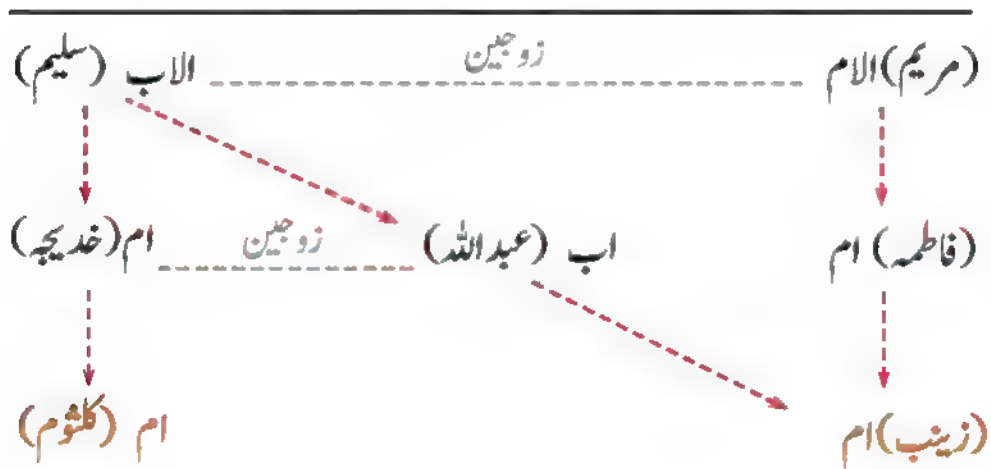
شق ۳۔ قُربی، بُعدی کو محبوب کریں گی، خواہ دونوں نانیاں ہوں یا دونوں دادیاں، یا ایک نانی ہو اور
دوسری دادی، جیسے

مسئلہ 6				
ام الام / اس 1	ام اب الاب / ام	ام اب الاب / ام	ام ام الام / ام	زوج / ان 3

جدات اگر ایک سے زیادہ ہو اور ان کو سدس مل گیا ہو تو وہ ان میں برابر تقسیم ہو گا لیکن جب ایک جدہ ایک قرابت والی ہو اور دوسری دو یا زیادہ قرابتوں والی ہو تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک سدس رءوس کے اعتبار سے تقسیم ہو گا اور طرفین کے نزدیک قرابت کے اعتبار سے تقسیم ہو گا مثلاً دو جدات ہیں ایک میں ایک قرابت ہے اور دوسری میں دو قرابتیں جمع ہیں تو امام ابو یوسفؒ کے ہاں سدس دو پر تقسیم کیا جائے گا کیونکہ دو جدات ہیں اور طرفین کے ہاں تین پر تقسیم کیا جائے گا کیونکہ قرابتیں تین ہیں پس ایک جدہ کو ایک حصہ ملے گا اور دوسری کو دو حصے ملیں گے۔ کسی جدہ میں دو یا زیادہ قرابتیں کیسی جمع ہوں گی؟ اس کیلئے دو نقشے ملاحظہ ہو، نقشہ نمبر (1) میں ایک جدہ ایک قرابت والی ہے اور دوسری جدہ دو قرابتوں والی ہیں، نقشہ نمبر (2) میں ایک جدہ ایک قرابت والی ہے اور دوسری جدہ تین قرابتوں والی ہیں۔

نقشہ (1)

میت / محمود



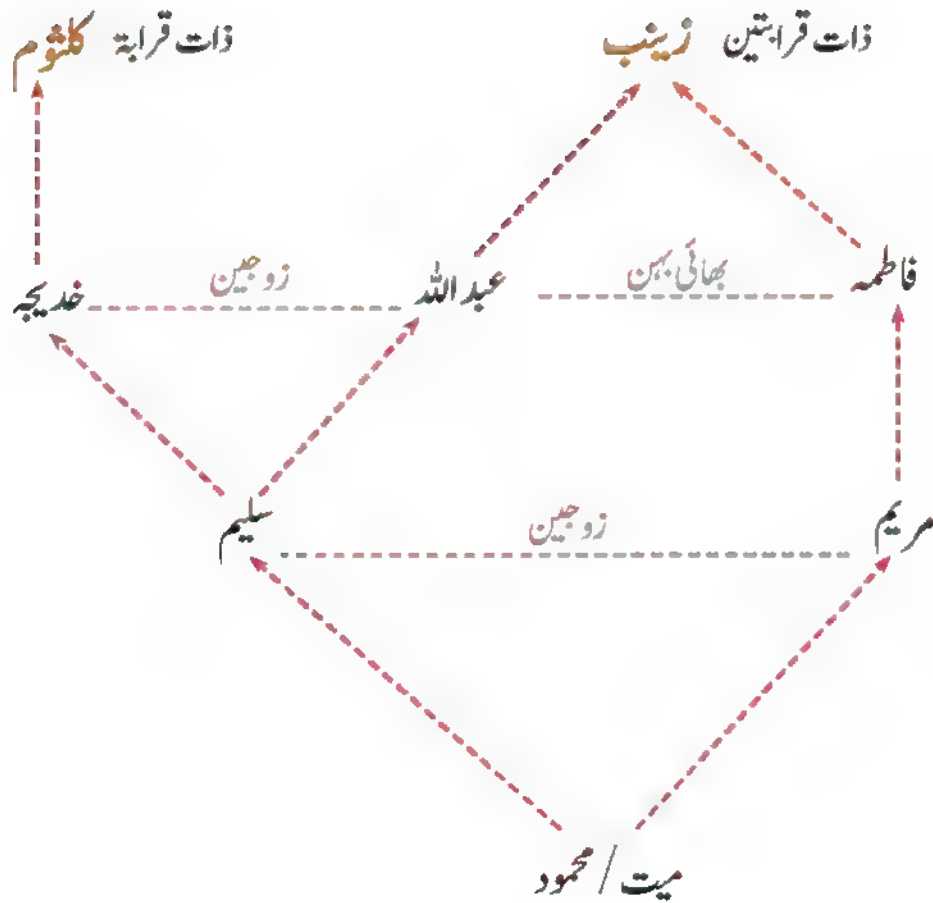
زینب دو قرابتوں والی ہے

اس طرح، محمود بن مریم بنت فاطمہ بنت زینب، یہ ایک قرابت ہوئی میت کے ساتھ، اور محمود بن سلیم بن عبد اللہ بن زینب یہ دوسری قرابت ہوئی،

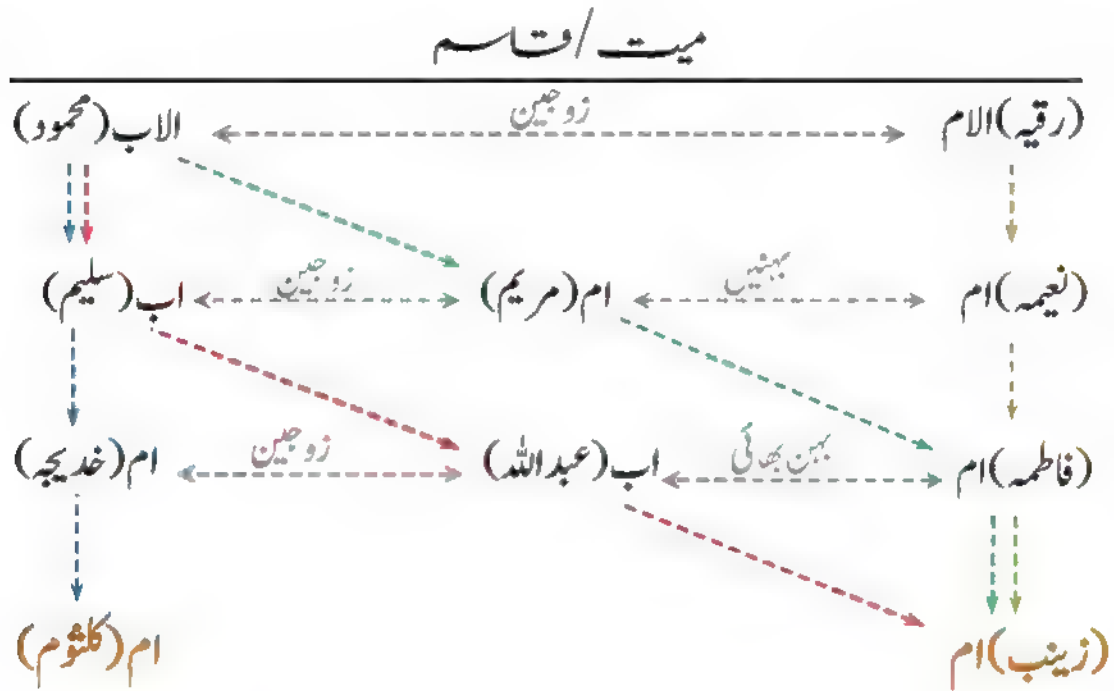
کلثوم ایک قرابت والی ہے

جیسے محمود بن سلیم بن خدیجہ بنت کلثوم۔

مذکورہ بالا نقشہ کا ایک اور انداز



نقشہ (2)



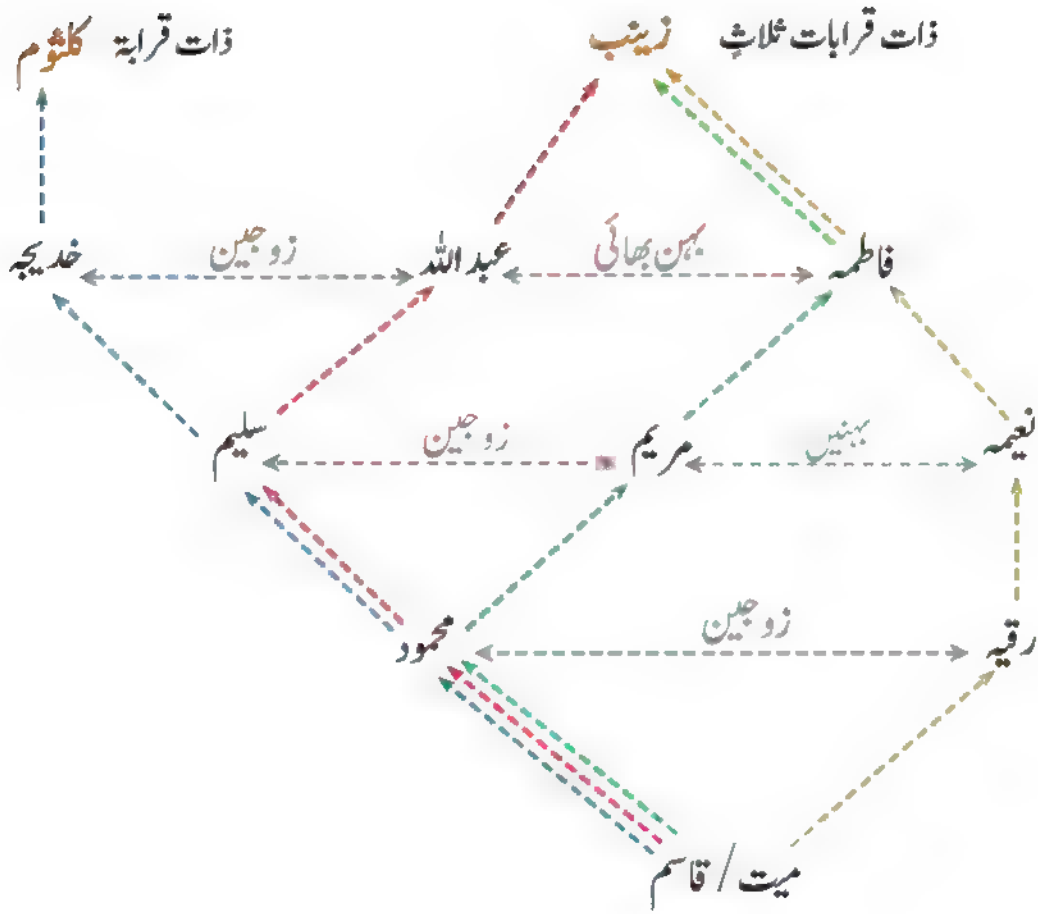
زینب تین قرابتوں والی ہے

قاسم بن رقیہ بنت نعیمہ بنت فاطمہ بنت زینب یہ ایک قرابت
 قاسم بن محمود بن مریم بنت فاطمہ بنت زینب یہ دوسری قرابت،
 قاسم بن محمود بن سلیم بن عبداللہ بن زینب اور یہ تیسری قرابت ہوئی

اور کلثوم ایک قرابت والی ہے

قاسم بن محمود بن سلیم بن خدیجہ بنت کلثوم،

مذکورہ بالا نقشہ کا ایک اور انداز



زینب ایک واسطے سے قاسم کی نانی (نعمہ) کی نانی ہے دوسرے واسطے سے دادی (مریم) کی نانی ہے اور تیسرے واسطے سے دادا (سلیم) کی دادی ہے۔

عصبات کا بیان

عَصَبَات جمع ہے عَصَبَة کی اور عَصَبَة جمع ہے عَصَب کی جیسے طَلَبَة جمع ہے طالب کی اور ظَلَمَة ظالم کی، اگرچہ عاصب کلام عرب میں مسموع نہیں، اور اس کی مصدر عُصَبَة (ض) آتی ہے،

العصوبة في اللغة الإحاطة حول الشيء والقراءة لأب¹ یعنی عصوبت لغت میں کسی چیز کے گرد احاطہ کرنے کو اور پدری رشتہ کو کہتے ہیں پس عصبہ کو اس لئے عصبہ کہتے ہیں کیونکہ یہ بھی آدمی کے نسب پر احاطہ کر کے اس کی حفاظت کرتے ہیں² غیر دعوائے نسب نہیں کر سکتا، یا میت کا احاطہ اس طور پر ہے کہ اصل و فرع کی طرف اب و ابن ہیں اور جانبین میں اخ و عم ہیں، اور

اصطلاح میں، الْعَصْبَةُ كُلُّ مَنْ يَأْخُذُ مَا أَبَقَتْهُ أَصْحَابُ الْفَرَايِضِ وَعِنْدَ الْإِنْفِرَادِ يُحَرِّزُ جَمِيعَ الْمَالِ

یعنی عصبہ ہر وہ شخص ہے جو ذوی الفروض سے باقی مال لیتے ہیں اور ذوی الفروض نہ ہونے کی صورت میں سارا مال لیتے ہیں۔

اور یہ اولاد و قسم پر ہیں ① عصبہ نسبی ② عصبہ سببی

نسبی وہ عصبہ ہیں جن کا میت کے ساتھ قرابت (رشتہ) کا تعلق ہو،

سببی وہ عصبہ ہیں جن کا میت کے ساتھ عتاق کا تعلق ہو یعنی عصبہ سببی، مُعْتَق ہے،

1. جامع العلوم فی اصطلاحات الفنون للقاظمی عبد النبی بن عبد الرسول احمد نگرى

2. تاج العروس

اگر نسبی موجود نہ ہو تو ان کے بعد سببی کو ملے گا، ۱۔

عصب نسبی

عصبہ نسبیہ تین قسم پر ہیں، ۱۔ عصبہ بنفسہ، ۲۔ عصبہ بغيرہ، ۳۔ عصبہ مع غیرہ

۱۔ عصبہ بنفسہ، ہر وہ مذکر جس کی نسبت میت کی طرف کرتے ہوئے درمیان میں مؤنث نہ ہو،

اور یہ چار قسم پر ہیں

① جزء المیت یعنی ابناء، اور ابناء الابناء اگرچہ نیچے تک ہو،

② اصل المیت، یعنی اب، اور اب الاب، اگرچہ اوپر تک ہو،

③ جزء اب المیت، یعنی اَخ اور ابناء الاَخ، اگرچہ نیچے تک ہو،

④ جزء جد المیت، یعنی اعمام اور ابناء الاعمام، اگرچہ نیچے تک ہو،

عصبات میں سب سے پہلا مستحق جزء میت ہے کیونکہ بیٹے بنسبت باپ کے زیادہ قریب ہیں اسلئے کہ بیٹا فرع و تابع ہے اور اب اصل و متبوع ہے اور تابع، متبوع کا حکم لیتا ہے نہ کہ متبوع، تابع کا، پس ابناء حکما زیادہ قریب ہوئے میت کے نہ کہ ابا، اگر بیٹے نہ ہوں تو پوتے مستحق ہیں کیونکہ یہ قائم مقام ہیں بیٹوں کے، اس طرح نیچے تک۔

۱۔ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي مُصَنَّفِهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَشْتَرِيَ عَبْدًا، فَلَمْ يَقْضِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ بَيْعٌ، وَحَلَفَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِعَثْقِهِ، فَاشْتَرَاهُ، فَأَعْتَقَهُ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنْ شَكَرَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، وَإِنْ كَفَرَكَ فَهُوَ شَرٌّ لَكَ، وَخَيْرٌ لَكَ"، قَالَ: فَكَيْفَ بِمِيرَاتِهِ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "إِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ عَصَبَةً، فَهُوَ لَكَ"، اِنْتَهَى.

اگر جزء میت نہ ہو تو اصل میت مستحق ہے، اب مقدم ہے اب الاب پر اسی طرح اوپر تک، قریب کے ہوتے ہو بعید کو نہ ملے گا۔

اگر اصل میت نہ ہو تو پھر جزء اب المیت مستحق ہے ان میں اخ عینی مقدم ہے اخ علاقائی پر، اور اخ علاقائی مقدم ہے اخ عینی کے ابناء اور ابناء الابناء الخ... پر، اور اخ عینی کے ابناء اور ابناء الابناء الخ مقدم ہیں اخ علاقائی کے ابناء اور ابناء الابناء الخ پر، کیونکہ عینی کا رشتہ علاقائی کے بنسبت قوی ہے اگرچہ مؤنث ہو جیسے اخت عینی جب بنت کے ساتھ عصبہ ہو جائے تو اخ علاقائی محبوب ہوتا ہے اسلئے کہ عینی، ماں شریک بھی ہے اور اخ علاقائی صرف باب شریک ہے "انّ ذالقرابتین أولى من ذی قرابۃ واحده" اور جیسے حضور ﷺ کا ارشاد ہے "انّ اعیان بنی الاقدیتوارثون دون بنی العلّات" ۱ یعنی عینی بھائی بہن وارث ہوتے ہیں نہ کہ علاقائی، اور ابناء کے ہوتے ہوئے ابناء الابناء کو نہیں ملے گا، اور اخ خیفی ذوی الفروض میں سے ہے۔

اگر جزء اب المیت نہ ہو تو جزء جدہ مستحق ہے، ان میں بھی عم عینی مقدم ہے عم علاقائی پر اور عم علاقائی مقدم ہے عم عینی کے ابناء اور ابناء الابناء الخ... پر، اور عم عینی کے ابناء اور ابناء الابناء الخ... مقدم ہیں عم علاقائی کے ابناء اور ابناء الابناء الخ... پر، اگر یہ سب نہ ہوں تو میت کے اعمام کی جگہ اب المیت کے اعمام کو اسی ترتیب کے ساتھ ملے گا، اگر یہ بھی نہ ہوں تو جد میت کے اعمام کو اسی طریقہ کے ساتھ ملے گا یہی طریقہ اوپر تک سب کیلئے ہے۔

جن کا رشتہ میت کے ساتھ قوی ہے وہ مقدم ہیں غیر قوی رشتہ والے پر جیسے ما قبل ذکر ہوا، اور اسی طرح جو میت کے قریب ہے وہ پہلے مستحق ہے بعید سے جیسے جزء میت اقرب ہے اصل میت سے اور اصل میت اقرب ہے جزء اب المیت سے اور جزء اب المیت اقرب ہے جزء جد المیت سے، ۲۔ **عصبہ بغیرہ**، یہ وہ چار عورتیں ہیں جو اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ بنتیں ہیں اور ان کا حصہ فروض میں نصف اور ثلثان ہے، یعنی بنت، بنت الابن، اخت عینی اور اخت علاتی، جیسے کہ احوال میں مذکور ہے، اور جن عورتوں کا حصہ مقرر نہیں اور ان کا بھائی عصبہ ہو تو یہ اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ نہیں بنے گی جیسے کہ پھوپھی چچا کے ساتھ ہو، تو مال سارا چچا کا ہو گا، پھوپھی کو بطور عصبہ کچھ نہیں ملے گا کیونکہ یہ ذوی الارحام میں سے ہے۔

۳۔ **عصبہ مع غیرہ**، ہر وہ مونث ہے جو دوسرے مونث کے ساتھ عصبہ بنتی ہے جیسے اخت عینی اور اخت علاتی، بنت یا بنت الابن کے ساتھ، عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ کی تفصیل احوال سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

عصبہ سببی

دوسری اور آخری قسم عصبہ سببیہ ہے اور یہ مولی العتاقۃ ہے مولی بمعنی مالک، ناصر، اور عتاقۃ (ض) مصدر ہے بمعنی آزاد ہونا، یہاں عتیق کے تاویل میں ہے، معنی ہو گا، آزاد شدہ غلام کا مالک یا آزاد شدہ غلام کا مددگار، کہ عتیق کی وجہ سے آقا نے غلام کی مدد کی ہے۔

جس طرح باپ بیٹے کیلئے سبب حیات ہے اسی طرح آقا غلام کیلئے سبب حیات ہے کیونکہ اعتاق احیاء

کی طرح ہے اور رقیّت ہلاکت و موت کی طرح ہے، اور حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے "الْوَلَاءُ لِحُمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ" ^۱ یعنی ولاء (عتق) رشتہ ہے نسب کے رشتہ کی طرح اسے نہ بیچا جائے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا (کہ غلام اپنے آپ کو کسی اور کی طرف منسوب کرنے لگے مال لیکر یا بغیر مال کے اپنی نسبت کسی کو ہبہ کر کے منتقل کرے)

الْوَلَاءُ: لغت میں نصرت و محبت کو کہتے ہیں اور حدیث میں عتق مراد ہے کہ ذکر مسبب (ولاء) کا ہے اور مراد سبب (عتق) ہے ^۲ کیونکہ عتق کی وجہ سے آقا نے غلام کی مدد و نصرت کی اور اس حدیث کی وجہ سے آقا اور غلام کے درمیان جو قرابت حکمیہ قائم ہو اس کو بھی ولاء العتاقۃ اور ولاء النعمۃ کہا جاتا ہے، ^۳

اور علماء فرائض کی اصطلاح میں ولاء العتاقۃ اس آزاد شدہ غلام کے مال کو کہا جاتا ہے جو اس کے آقا کو میراث میں ملتا ہے، اور ولاء العتاقۃ میں اضافۃ المسبب الی السبب ہے کہ مولیٰ نے غلام پر احسان کر کے اسے آزاد کیا تھا اب آزاد شدہ غلام کے مال میں کسی درجہ میں مولیٰ کو بھی وارث بنایا گیا اسی عتق کی وجہ سے اور یہی خوش اخلاقی کا تقاضہ تھا۔

جاننا چاہئے کہ جب آزاد شدہ غلام فوت ہو جائے اور اس کے عصبہ نسبی نہ ہو تو عصبہ سببی یعنی مولیٰ العتاقۃ کو ملے گا اگر مولیٰ العتاقۃ بھی نہ ہو تو اس کے عصبہ نسبی کو ملے گا اسی ترتیب پر جو عصبات نسبی

۱۔ صحیح ابن حبان، سنن الکبریٰ للبیہقی، المستدرک علی الصحیحین، سنن الدارمی

۲۔ جامع العلوم فی اصطلاحات الفنون

۳۔ کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم

میں ذکر کی گئی، اگر آقا کے عصبہ نسبی بھی نہ ہو تو آقا کے عصبہ سببی کو ملے گا، اگر یہ بھی نہ ہو تو آقا کے عصبہ سببی کے عصبہ نسبی کو بالترتیب ملے گا، اگر یہ بھی نہ ہو تو آقا کے سببی کے سببی کو ملے گا، اور ولاء، معتق کے ذوی الفروض کو نہیں ملے گا جن میں وہ عورتیں بھی شامل ہیں جو عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ بنتیں ہیں اسلئے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے لیس للنساء من الولاء إلا ما أعتقن أو أعتق من أعتقن۔¹ مقصد یہ ہے کہ عورتوں کو ولاء میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا مگر اس کا ولاء جس کو عورت نے خود آزاد کیا ہو یا اس کا ولاء جس کو عورت کے آزاد کردہ غلام نے آزاد کیا ہو یا اس کا ولاء جس کو عورت نے مکاتب بنایا ہو یا اس کا ولاء جس کو عورت کے مکاتب نے مکاتب بنایا ہو یا اس کا ولاء جس کو عورت نے مدبر بنایا ہو یا اس کا ولاء جس کو عورت کے مدبر نے مدبر بنایا ہو یا عورت کے معتق نے ولاء کھینچ لیا یا عورت کے معتق کے معتق نے ولاء کھینچ لیا،

ان آٹھ صورتوں میں ولاء عورت کیلئے ہوگی جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے

① عورت نے اپنا غلام مفت آزاد کیا غلام فوت ہوا اور اسکے نسبی عصبات نہیں تو معتقہ کو ملے گا،

② عورت نے اپنا غلام مفت آزاد کیا، آزاد شدہ غلام نے ایک دوسرا غلام آزاد کر کے خود فوت ہوا،

1 قُلْتُ: غَرِيبٌ، وَأَخْرَجَهُ النَّبِيُّ (فی السنن فی کتاب الولاء باب لا ترث النساء الولاء ص 306 و 107) عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يَجْعَلُونَ الْوَلَاءَ لِلْكَبِيرِ مِنَ الْعَصَبَةِ، وَلَا يُورَثُونَ النِّسَاءَ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ، أَوْ أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ، انْتَهَى. وَأَخْرَجَ أَيْضًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَا يُورَثُونَ النِّسَاءَ مِنَ الْوَلَاءِ، إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ (نصب الراية) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَعْتَقَتْ هِيَ فِي نَفْسِهَا۔ اسنادہ صحیح الی ابراہیم (مندواری)

پھر دوسرا غلام بھی فوت ہوا، تو اس کا مال اس کے سببی عصبہ کے سببی عصبہ کو ملے گا جو کہ عورت ہے، کیونکہ دوسرے غلام کے نہ نسبی عصبہ ہیں اور نہ سببی (غلام اول) اور نہ سببی عصبہ کے نسبی عصبہ ہیں،

③ عورت نے بدل کتابت کے عوض غلام (مکاتب) آزاد کیا، اور وہ فوت ہوا، اور اسکے عصبہ نسبی نہیں تو سببی (عورت) مستحق ہے،

④ عورت نے بدل کتابت کے عوض غلام (مکاتب) آزاد کیا، اس نے دوسرے غلام (مکاتب) کو بدل کتابت کے عوض آزاد کر کے خود فوت ہوا پھر دوسرا مکاتب بھی فوت ہوا اور اس کے نہ نسبی عصبہ ہیں اور نہ سببی (مکاتب اول)، اور نہ سببی کے نسبی عصبہ ہیں تو سببی کے سببی (عورت) مستحق ہیں،

ملاحظہ: آقا اپنے غلام سے کہے اتنی قیمت مثلاً ہزار روپے دے دو تو تم آزاد ہو، غلام نے قبول کیا تو یہ عقد کتابت ہے اور، اب غلام عبد مکاتب ہے، اور جو قیمت غلام ادا کرے گا وہ بدل کتابت ہے، اور اگر آقا کہے میرے مرنے کے بعد آپ آزاد ہے تو مرنے کے بعد آزاد ہو گا اور یہ تدبیر ہے، اب غلام کو مدبر کہتے ہیں۔

⑤ عورت نے غلام کو مدبر بنایا، غلام (مدبر) فوت ہوا، اور اس کے نسبی عصبہ نہیں تو سببی عصبہ (عورت) مستحق ہے،

⑥ عورت نے غلام کو مدبر بنایا غلام (مدبر) نے دوسرے غلام کو مدبر بنا کر خود فوت ہوا پھر دوسرا

مدبر بھی فوت ہوا، اور اس کے نہ نسبی عصبات ہیں اور نہ سببی (مدبر اول) اور نہ سببی کے نسبی عصبات ہیں، تو سببی کے سببی (عورت) مستحق ہے،

سوال: مدبر تو مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہوتا ہے جب عورت فوت ہوئی تو پانچویں صورت میں اپنے مدبر کا ولاء اور چھٹی صورت میں اپنے مدبر کے مدبر کا ولاء کیسے حاصل کرے گی؟

جواب: اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ عورت نعوذ باللہ مرتد ہو کر دار الحرب چلی گئی اور جو مرتد ہو کر دار الحرب جاتا ہے وہ حکماً مردہ قرار دیا جاتا ہے پس قاضی نے دونوں صورتوں (پانچویں، چھٹی) میں مدبر کے آزادی کا حکم کیا پھر عورت اسلام قبول کر کے دوبارہ دارالاسلام میں آگئی، لہذا عورت کے مرنے کے بغیر مدبر آزاد ہوا، آگے... یہ مدبر فوت ہو تو عورت اس کی وارثہ، اور اگر اس نے دوسرے کو مدبر بنایا تھا تو اس کی بھی وارثہ ہوگی، جیسا کہ ابھی گذرا،

ایک جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت نہ مرتد ہوئی نہ دار الحرب گئی ہے بلکہ فوت ہو کر مدبر آزاد ہوا، جب یہ مدبر فوت ہو تو اس کا مال عورت کے عصبہ نسبی کو ملے گا بشرطیکہ مدبر کے عصبہ نسبی نہ ہو، پس عورت کے عصبہ نسبی کو ملنا عورت ہی کے واسطے سے ہے گویا عورت نے اپنے مدبر یا اپنے مدبر کے مدبر کا ولاء حاصل کیا، اگر بعینہ عورت کو اس کے احسان (اعتاق بصورت تدبیر) کا صلہ نہیں ملا، تو اس کے خاندان کو تو مل گیا، پس عورت کو ولاء مل گیا لیکن حکماً، (واللہ اعلم)

⑦ عورت نے اپنے غلام کا نکاح دوسرے آقا کے آزاد کردہ باندی کے ساتھ کر دی ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا چونکہ بچہ رقیّت اور حریت میں ماں کا تابع ہوتا ہے، گویا بچہ بھی دوسرے آقا کا آزاد کردہ غلام ہوا، یہ بچہ جب فوت ہو جائے تو اس کا ولاء دوسرے آقا کیلئے ہوگا، کیونکہ ابھی تک اس کا باپ غلام

ہے اور رقیّت موانع ارث میں سے ہے، اس کے بعد عورت نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا اب اگر بچہ فوت ہو گا تو اس کا ولاء باپ کو بطور عصبہ نسبی ہونے کے ملے گا اور ماں کے آقا کو کچھ بھی نہیں ملے گا اسلئے کہ وہ عصبہ سببی ہے جس کا نمبر بعد میں ہے اور باپ کے واسطہ سے باپ کے معیتۃ کو ملے گا جبکہ باپ نہ ہو، پس باپ نے بچے کا ولاء آزادی کی وجہ سے اپنی طرف کھینچ لیا، پھر عورت کی طرف کھینچ لیا،

⑧ عورت نے اپنے غلام کو آزاد کیا، اس غلام نے دوسرا غلام خرید کر اس کا نکاح کسی دوسرے آقا کے آزاد شدہ باندی کے ساتھ کر دی ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا، جب بچہ فوت ہو تو اس کا ولاء ماں کے آقا کو ملے گا لیکن جب عورت کے آزاد کردہ غلام نے اپنے شادی شدہ غلام کو آزاد کر دیا تو اب بچے کا ولاء شادی شدہ غلام کو ملے گا جو کہ بچے کا باپ ہے پھر عورت کے آزاد کردہ غلام کو ملے گا جب باپ نہ ہو، پھر عورت کو ملے گا جبکہ اس کا آزاد کردہ غلام نہ ہو، پس شادی شدہ غلام نے ولاء کھینچ لیا اپنی طرف، پھر آزاد کردہ غلام کی طرف، پھر عورت کی طرف۔

وَلَوْ تَرَكَ أَبُ الْمَعْتِقِ ...

اگر آزاد کردہ غلام نے معتق کا باپ اور بیٹا چھوڑا تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک باپ کیلئے سدس ولاء اور باقی ابن کیلئے ہے اسلئے کہ ظاہر دونوں کا رشتہ میت کے ساتھ بلا واسطہ ہے جیسے اگر وہ اپنے باپ اور بیٹے کو چھوڑتا تو سدس باپ کیلئے اور باقی ابن کیلئے ہوتا، اسی طرح اب معتق اور ابن معتق کیلئے بھی ہے، اور طرفین کے نزدیک ولاء سب کے سب ابن کیلئے ہے اور اب کے لئے کچھ بھی نہیں اسلئے کہ اب، ابن کے ساتھ عصبہ نہیں بنتا، اور یہاں ولاء معتق کے عصبہ کیلئے ہے

اور اگر اب کی جگہ ابن کے ساتھ جد چھوڑے تو دلاء سب کے سب ابن کیلئے ہے اور جد کیلئے کچھ بھی نہیں بالاتفاق، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک بھی جد کیلئے کچھ نہیں اس لئے کہ ابن ظاہراً جد سے اقرب الی المیت ہے اور طرفین کی دلیل وہی ہے جو پہلے بیان ہوئی کہ جد، ابن کے ساتھ عصبہ نہیں بنتا، اور یہاں دلاء معتق کے عصبہ کیلئے ہے۔

ومن ملک ذارحم محرور...

پہلے یہ سمجھ لے کہ ذی رحم محرم وہ ہے جس کے ساتھ ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہو جیسے اصول و فروع، بھائی، بہن اور ان کی اولاد، پھوپھی خالہ، چچا ماموں، اور ذی رحم وہ رشتہ دار ہے جسکے ساتھ نکاح جائز ہو، جیسے چچا زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، اور پھوپھی زاد بھائی بہن، اور صرف محرم وہ ہے جو رشتہ دار تو نہ ہو لیکن اسکے ساتھ نکاح حرام ہو جیسے رضاعی بھائی بہن وغیرہ،

ان میں صرف ذی رحم محرم ملک میں آتے ہی مالک پر آزاد ہوتے ہیں باقی آزاد نہیں ہوتے، جو اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہو اتو وہ مالک پر آزاد ہو گا اور اس کا دلاء بقدر ملک، مالک کو ملے گا، مثلاً تین بنات ہیں کبریٰ، صغریٰ، وسطیٰ، ان میں کبریٰ کیلئے تیس دینار اور صغریٰ کیلئے بیس دینار ہیں ان دونوں نے ملکر اس پر باپ خریدا، ملک میں آتے ہی آزاد ہو گا جب باپ فوت ہو تو اول تینوں بنات کو ثلثان بطور فرض ملے گا باقی عصبہ نسبی کو ملے گا اگر ہو، ورنہ عصبہ سببی (کبریٰ اور صغریٰ) کو اپنے ملک کے بقدر ملے گا، یعنی باقی کو پانچ حصے کر کے کبریٰ کو تین حصے اور صغریٰ کو دو حصے ملیں گے۔

جیسے

مسئلہ 3/ تص 45	باقی 15	$3 \times 5 = 15 \times 3$	مض 15
بنت	بنت	بنت	بنت
کبریٰ 30/ وفق 3	صغریٰ 20/ وفق 2	ثلاثان 2/ تص 30	وسطی
10	10	10	10
ع/ 9	ع/ 6		

مسئلہ تین سے بنا، دو بطور فرض تینوں بنات کو مل گیا باقی ایک بچا اسے ہم نے بطور ولاء کبریٰ اور صغریٰ کو دیا، چونکہ دو، تین پر برابر تقسیم نہیں ہوتا، اور چونکہ ایک دو پر بقدر ملک تقسیم ہو گا اسلئے یہ بھی برابر تقسیم نہیں ہوتا، پس تصحیح کی ضرورت پڑی، عدد رءوس (3) اور سہام (2) میں نسبت تباین تھی اسلئے تین ایک طرف محفوظ کیا، پھر کبریٰ اور صغریٰ کی مالیت میں نسبت توافق تھی تیس کا وفق تین اور بیس کا وفق دو، اور عدد رءوس ہے مجموعہ وفقین پانچ ہے جس کو کبریٰ و صغریٰ کے رءوس کا قائم مقام بنایا گیا یہاں بھی عدد رءوس (5) اور سہام (1) میں نسبت تباین تھی اسلئے پانچ ایک طرف محفوظ کیا، چونکہ محفوظ کردہ اعداد تین اور پانچ میں بھی نسبت تباین تھی اس لئے ایک کو دوسرے میں ضرب دے کر مبلغ (15) کو پھر ضرب دیا اصل مسئلہ (3) میں تو تصحیح پینتالیس سے ہوئی اور مضروب پندرہ ہوا، مضروب کو سہام (2) میں ضرب دے کر مبلغ (30) تین بنات کو بطور فرض مل گیا، فی کس کا حصہ دس ہو گا باقی پندرہ بچا، پھر مضروب کو کبریٰ و صغریٰ کی سہام (1) میں ضرب دیکر مبلغ (15) دونوں کو بطور ولاء مل گیا اسی پندرہ کو مجموعہ وفقین (5) پر تقسیم کر کے حاصل قسمت

(3) کو تین میں ضرب دیا مبلغ (9) کبری کا حصہ ولاء نکلا جس کو حصہ فرض کے ساتھ جمع کرنے سے اس کا کل حصہ اُنیس بنتا ہے، پھر حاصل قسمت (3) کو دو میں ضرب دیا مبلغ (6) صغری کا حصہ ولاء نکلا، حصہ فرض کے ساتھ جمع کرنے سے اس کا کل حصہ سولہ بنتا ہے۔

نوٹ: یہ مسئلہ باب التصحیح پڑنے کے بعد دوبارہ دیکھ لے تو آسانی سے سمجھ میں آئے گا

ان شاء اللہ

حجب کا بیان

حُجْب (ن) لغت میں چھپانے اور روکنے کو کہتے ہیں اسی سے حاجب (دربان) اور حجاب (پردہ) بھی ہے، اور اصطلاح میں کسی وارث کی موجودگی کی وجہ سے دوسرے وارث کو کل یا بعض میراث سے محروم کرنا، اگر کل میراث سے محروم کیا گیا تو اسے محبوب بحجب حرمان کہتے ہیں اور اگر بعض میراث سے محروم کیا گیا تو اسے محبوب بحجب نقصان کہتے ہیں، محبوب بحجب حرمان کو محروم بھی کہا جاتا ہے لیکن اصطلاحاً محبوب و محروم میں فرق کیا گیا ہے،

محروم وہ شخص ہے جو موصوف بموانع ارث ہو، جیسے قاتل مورث، رقیق وغیرہ اس کی تفصیل موانع ارث کی فصل میں گزر چکی ہے۔

محبوب بحجب نقصان پانچ افراد ہوتے ہیں، زوجین، اُم، بنت الابن، اور اختِ علاقہ، احوال سے ان کی تفصیل واضح ہے، یہاں ایک مثال ملاحظہ ہو،

مسئلہ 24		
زوج/ربیع	بنت الابن/سَدَس	بنت/ان
6	4	12

دیکھئے اس مثال میں اگر بنت نہ ہوتی تو بنت الابن کو نصف ملتا، اور اگر بنت و بنت الابن نہ ہوتیں تو زوج کو نصف ملتا، لیکن بنت نے بنت الابن کو بڑے حصے (نصف) سے چھوٹے حصے (سدس) کی طرف منتقل کیا اور ان دونوں نے زوج کو بڑے حصے (نصف) سے چھوٹے حصے (ربیع) کی طرف

منتقل کیا، اس میں زوج اور بنت الابن دونوں محبوب بحجب نقصان ہیں، بنت الابن کیلئے حاجب (روکنے والا) بنت ہے اور زوج کیلئے بنت اور بنت الابن دونوں ہیں یا ان میں سے ایک بھی حاجب بن سکتی ہے۔

اور چھ ورثاء کبھی بھی محبوب بحجب حرمان نہیں ہوتے، وہ یہ ہیں، ابویں، زوجین، ابن اور بنت، ان کے علاوہ کبھی محبوب ہوتے ہیں کبھی نہیں، چاہے ذوی الفروض میں سے ہو یا عصبہ میں سے، جیسے اخ عینی، اخت عینی، اخ علاقائی، اخت علاقائی، اخ خیفی، اخت خیفی، ابن الابن، بنت الابن، جد، جدہ، اور اعمام وغیرہ، اور ان کا حرمان وعدم حرمان دو قاعدوں پر مبنی ہے

① واسطہ کے ہوتے ہوئے ذو واسطہ محبوب الحرمان ہوں گے،

مگر اس قاعدہ سے اولاد الائم مستثنیٰ ہیں کہ واسطہ (ام) کے ہوتے ہوئے ذو واسطہ (اولاد) محبوب نہیں ہوتے کیونکہ ام جمیع ترکہ کا مستحق نہیں ہے۔

② قریب کے ہوتے ہوئے بعید محبوب ہوں گے،

جیسا کہ عصبات میں ذکر ہوا ہے لیکن یہ قاعدہ عصبات کے ساتھ خاص نہیں، ان کے غیر میں بھی جاری ہوتا ہے جیسے جدات، ام کی وجہ سے، بنات الابن، دو بنات کی وجہ سے، اور اخوات علاقائی، دو اخت عینی کی وجہ سے محبوب ہوتی ہیں۔

اور ہمارے نزدیک محروم (موصوف بمانع ارث جیسے کفر، قتل وغیرہ) کسی کو محبوب نہیں کرتا نہ جب نقصان کے ساتھ اور نہ جب حرمان کے ساتھ، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک محروم، جب نقصان کے ساتھ محبوب کرتا ہے نہ کہ جب حرمان کے ساتھ، جیسے

مسئلہ 24		
زوجه	اخت خیفی	ابن کافر / محروم
ثمن / 3	سدس / 4	
عند ابن مسعود <small>رضی اللہ تعالیٰ عنہ</small>	بالاتفاق	

ابن کافر ہمارے نزدیک کالعدم ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کسی وارث کو محبوب الحرمان بنانے کے حق میں کالعدم ہے اور محبوب النقصان بنانے کے حق میں معتبر ہے، پس ابن کافر نے زوجہ کو ربع سے ثمن کی طرف منتقل کیا اور اخت خیفی کو ساقط نہیں کیا، اور مسئلہ چوبیس سے بنا، اور ہمارے نزدیک زوجہ کو ربع ملے گا اور مسئلہ بارہ سے بنے گا، اور جو خود محبوب ہو وہ دوسروں کو محبوب کرتا ہے بالاتفاق جیسے دو یا زیادہ بھائی بہن جس جہت سے بھی ہو، اب کے ساتھ محبوب الحرمان ہوتے ہیں لیکن ام کو پھر بھی محبوب کرتے ہیں ثلث کل سے سدس کی طرف، اگر ام کے ساتھ دو بھائی بہن نہ ہوتے تو ام کو ثلث کل ملتا، لیکن انہوں نے بڑے حصے (ثلث کل) سے چھوٹے (سدس) کی طرف منتقل کیا، جیسے

مسئلہ 6		
اخت عینی 2/م	اب / ع	ام / سدس
	5	1

اگر یہ دو اخت عینی (نعوذ باللہ) کافر ہوتیں تو ہمارے نزدیک ام کو ثلث کل سے سدس کی طرف منتقل نہ کرتیں، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک پھر بھی منتقل کرتیں۔

مخارج فروض کا بیان

مخارج جمع ہے مخرج کی، مخرج، ظرف مکان ہے خروج (ن) مصدر سے بمعنی "نکلنے کی جگہ" فروض جمع ہے فرض کی فرض (ض) بمعنی "معین کرنا" وغیرہ اور اصطلاح میں حصہ مراد ہے، مخارج الفروض کا مطلب ہو گا "حصص کی جائے خروج"

مخرج اصطلاح میں: اس عدد کو کہتے ہیں جس سے ورثہ کو حصے دئے جاتے ہیں اور مخرج کو اصل مسئلہ یا صرف مسئلہ بھی کہا جاتا ہے،

جان لو کہ وہ حصے جو کتاب اللہ میں مقرر ہیں، دو قسم پر ہیں، پہلی قسم، نصف، ربع، ثمن ہیں، اور دوسری قسم، ثلثان، ثلث، اور سدس ہیں تضعیف و تنصیف کے لحاظ سے، اس کی تفصیل "فروض مقدّرہ اور مستحقین کی پہچان" میں گذر چکی ہے،

اس باب میں مخارج فروض کے تین قاعدوں کا ذکر ہیں جن کو ہم احوال سے پہلے ذکر کر چکے ہیں البتہ مذکورہ عبارت کی تھوڑی سی وضاحت ملاحظہ ہو،

وَإِذَا جَاءَ مَثْنَىٰ أَوْ ثَلَاثٌ وَهَمَا مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ فَكُلُّ عَدَدٍ (أَيِ) فَالْمَخْرَجُ أَوْ فَالْمَسْئَلَةُ كُلُّ عَدَدٍ) يَكُونُ مَخْرَجًا لِّجُزْءٍ (أَيِ) يَصْحُ خُرُوجُ جُزْءٍ قَلِيلٍ مِنْهُ فَالْجُزْءُ خَارِجٌ وَالْعَدَدُ مَخْرَجٌ، الْجُزْءُ هُوَ الْفَرَضُ) فَذَلِكَ الْعَدَدُ أَيْضًا يَكُونُ مَخْرَجًا لِضِعْفِ ذَلِكَ الْجُزْءِ وَلِضِعْفِ ضِعْفِهِ كَالسَّتَةِ هِيَ مَخْرَجٌ لِلْسَدَسِ وَلِضِعْفِهِ وَلِضِعْفِ ضِعْفِهِ،

مقصد یہ کہ جب دو یا تین حصے ایک نوع سے آجائے یعنی دونوں نوعوں کا اختلاط نہ ہو تو مخرج وہ عدد ہو گا جس سے سب سے چھوٹا حصہ (بغیر کسر کے) نکل سکے اور اُسی عدد سے چھوٹے حصے کا دوچند بھی نکل سکے اور دوچند کے دوچند بھی نکل سکے جیسے جب ثلثان اور سدس مسئلہ میں آئے تو ہم نے مخرج چھ بنانا ہے کیونکہ اس سے سدس (1) جو کہ چھوٹا حصہ ہے بغیر کسر کے نکلتا ہے، اس کا دوچند یعنی ثلث (2) بھی نکلتا ہے اور دوچند کا دوچند یعنی ثلثان (4) بھی نکلتا ہے،

اسی طرح پہلے نوع سے مثلاً نصف اور ثمن آئے تو مخرج آٹھ ہو گا کیونکہ اس سے ثمن (1) جو کہ چھوٹا حصہ ہے بغیر کسر کے نکلتا ہے اور یہ آٹھ ثمن کے دوچند ربع (2) کا بھی مخرج ہے اور دوچند کے دوچند نصف (4) کا بھی مخرج ہے۔

مصنفؒ نے حصہ سے تعبیر جزء کے ذریعہ کیا کیونکہ حصہ مخرج کا جز ہوتا ہے اور اسی سے نکالا جاتا ہے نوٹ: اگر کسی مسئلہ میں صرف عصبات یا ذوی الارحام ہو تو مسئلہ ان کے عدد درءوس سے بنے گا ان میں ایک مذکر کو دو مؤنث کے برابر شمار کرے مثلاً دو بیٹے اور ایک بیٹی ہو تو مسئلہ پانچ سے بنے گا اور اگر صرف دو بیٹے ہو تو مسئلہ دو سے بنے گا۔

عَوَل کا بیان

عول کی لغوی تعریف: عَوَل (ن) مصدر ہے بمعنی (1) ظلم کرنا، (2) غلبہ پانا، کہا جاتا ہے "عِیلَ صَبْرُہُ اُیْ غَلِبَ" اس کا صبر مغلوب ہوا یعنی جاتا رہا، (3) گھٹنا، کم ہونا، اصطلاحی تعریف: مخرج پر اجزائے مخرج میں سے زیادتی کرنا جب حصے زیادہ ہو اور مخرج کم ہو، تاکہ نقصان میں سب اپنے اپنے حصوں کے بقدر برابر کے شریک ہو جائیں، جیسے

مسئلہ 6/ع 8		
زوجه / ن	اخذ خیفی / س	اخذ عینی 2 / ثلثان
3	1	4

دیکھئے مذکورہ مثال میں وارثین کا مجموعہ حصص (8) زیادہ ہیں جسکو اوپر عین کے ساتھ لکھا گیا ہے اور مخرج (6) کم ہے، اگر ہم ایسی صورت میں کسی ایک وارث کو درمیان سے ہٹا دے تاکہ بقیہ ورثہ کو پورا حصہ مل جائے تو یہ ممکن نہیں کیونکہ اس کی وراثت قطعی الثبوت ہے اور اگر کسی ایک وارث کا حصہ کم کرنا چاہے تو یہ بھی ناجائز ہے کہ پورا نقصان ایک ہی برداشت کرے پس اقتضاء سب کو نقصان میں شریک کیا گیا بایں طور کہ اب مخرج کے چھ اجزاء کے بجائے آٹھ اجزاء کریں گے اور اسی آٹھ سے دواخذ عینی کو چار اور اخذ خیفی کو ایک اور زوج کو تین حصے ملیں گے اور ظاہر ہے کہ آٹھ میں سے چار حصے کم ہوں گے ان چار حصوں سے جو چھ میں سے نکالے جائے مثلاً ساٹھ (60) روپے کو پہلے چھ (6) پر تقسیم کر کے پھر حاصل قسمت کو چار (4) میں ضرب دے تو مبلغ چالیس

(40) ہوگا، اور اگر ساٹھ (60) کو پہلے آٹھ (8) پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کو چار (4) میں ضرب دے تو مبلغ تیس (30) ہوگا اسی طرح ہر ایک وارث کے حصہ سے بقدر حصہ کمی ہو جائے گی اور سب نقصان میں برابر کے شریک ہو جائیں گے،

اس سے لغوی اور اصطلاحی تعریف میں مناسبت بھی واضح ہوئی کہ مخرج، سہام (حصوں) سے کم پڑ گیا اسلئے کہتے ہیں کہ مسئلہ میں عول ہے اور جس مسئلہ میں عول ہو اُسے عائلہ کہا جاتا ہے اور یا اس وجہ سے ایسے مسئلہ کو عائلہ کہا گیا کہ اس میں سہام، مخرج پر غالب ہوتے ہیں، اور یا اس لئے کہ اس میں زیادہ سہام کا بوجھ چھوٹے مخرج پر ڈال دیا گیا جس کی تاب مخرج نہ لاسکے اور مذکورہ بالا مسئلہ میں چھ کے بجائے آٹھ ٹکڑے ہو گیا گویا مخرج پر ظلم کیا گیا، (راقم الحروف)

عول کا حکم سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا اور کسی نے انکار نہیں کیا پس عول پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوا، ۱۔

یہ بات تو ما قبل مخارج فرض کے قواعد سے معلوم ہوئی ہوگی کہ مخارج کل ساتھ ہیں،

اشنان (2) اربعۃ (4)، ثمانیۃ (8)، ثلثۃ (3)، ستۃ (6)، اثنا عشر (12)، اربعۃ وعشرون (24) ان میں چار کا عول نہیں آتا، اور وہ یہ ہے،

اشنان (2)، ثلثۃ (3)، اربعۃ (4)، ثمانیۃ (8)

۱۔ (و أول من حکم بالعول عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فإنه وقع في صورة ضاق مخرجها عن فروضها فشاور الصحابة فأشار العباس إلى العول فقال أعلوا الفرائض فتابعوه على ذلك ولم ينكره أحد إلا ابنه بعد موته (رد المحتار علی الدر المختار لابن عابدین)

اور تین کا عول کبھی آتا ہے اور کبھی نہیں، اور وہ یہ ہے،

ستہ (6)، اثنا عشر (12)، اربعہ و عشرون (24)

چھ (6) کا عول دس (10) تک آتا ہے طاق اور جفت، یعنی اس کا عول سات (7)، آٹھ (8)، نو (9)

اور دس (10) ہے،

سات کی مثال

مسئلہ 6ع/7		
زوجه/ان	اخذت عینی/ان	اخذت خفی/س
3	3	1

آٹھ کی مثال

مسئلہ 6ع/8		
زوجه/ان	اخذت عینی/2/ثلثان	ام/س
3	4	1

نو کی مثال

مسئلہ 6ع/9		
زوجه/ان	اخذت عینی/2/ثلثان	اخذت خفی/3/ثلث
3	4	2

دس کی مثال

مسئلہ 6ع/10			
زوجه/ان	اخذت عینی/5/ثلثان	اخذت خفی/3/ثلث	ام/س
3	4	2	1

اور بارہ (12) کا عول سترہ (17) تک آتا ہے صرف طاق نہ کہ جفت، یعنی اس کا عول تیرہ (13) پندرہ (15) اور سترہ (17) ہے

تیرہ کی مثال

مسئلہ 12ع/13		
زوجہ/اربع	اغت عینی 3/ثلثان	ارخ خیفی/س
3	8	2

پندرہ کی مثال

مسئلہ 12ع/15		
زوجہ/اربع	اغت عینی 6/ثلثان	ارخ خیفی 4/ثلث
3	8	4

سترہ کی مثال

مسئلہ 12ع/17			
زوجہ/اربع	اغت عینی 7/ثلثان	ارخ خیفی 2/ثلث	ام/س
3	8	4	2

اور چوبیس (24) کا عول صرف ستائیس (27) آتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل مسئلہ میں ہے جس کو مسئلہ منبریہ کہا جاتا ہے اسلئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ زوجہ کے تین حصے تو چوبیس کا ثمن ہے اب جب عول ستائیس ہے تب بھی تین حصے ہیں تو زوجہ کو ثمن کہا ملا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فی الفور جواب دیا "صَارَتْ لَهَا ثَلَاثُ سَعَا" کہ اب زوجہ کا آٹھواں حصہ نواں حصہ ہو گیا، اور بدستور خطبہ میں مشغول ہوئے (بیہقی، نہایہ، الاختیار لتعلیل المختار، وغیرہ)

مثال

مسئلہ 24/ع 27			
زوجہ / ثمن	بنت 2 / ثلثان	اب / اس	ام / اس
3	16	4	4

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک چوبیس (24) کا عول اکتیس (31) بھی آتا ہے جیسے

مسئلہ 24/ع 31				
زوجہ / ثمن	ام / اس	اخت 2 / ثلث	اخت 2 / ثلثان	ابن کافر / محروم
3	4	8	16	

اس اختلاف کا منشا بھی وہی ہے جو پہلے گزرا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک محروم حاجب نقصان بنتا ہے اور ہمارے نزدیک نہیں بنتا، مذکورہ بالا مسئلہ ہمارے نزدیک بارہ (12) سے بنے گا اور اس کا عول سترہ (17) آئے گا جیسے

مسئلہ 12/ع 17				
زوجہ / رابع	ام / اس	اخت 2 / ثلث	اخت عینی 2 / ثلثان	ابن کافر / محروم
3	2	4	8	

مسئلہ عادلہ و راجحہ: جس مسئلے کا مخرج، سہام سے تنگ نہ ہو بلکہ، مخرج اور سہام ایک دوسرے کے مساوی ہو تو اسے مسئلہ عادلہ کہا جاتا ہے اور جس میں مخرج، سہام سے بڑا ہو، اسے راجحہ کہا جاتا ہے۔

دو عددوں میں نسبتِ تماثل، تداخل، توافق، اور تباین

کی پہچان کا بیان

ملاحظہ: نسبت بین الاعداد کی پہچان آئندہ باب التصحیح کیلئے موقوف علیہ کی حیثیت رکھتا ہے۔
 عدد لغت میں شمار، گنتی، کو کہا جاتا ہے اور اصطلاح میں "مَا تَأَلَّفَ مِنْ أَحَادٍ" کو کہتے ہیں، یعنی جو مرکب ہو آحاد (جمع احد بمعنی ایک) سے، اور عدد کی خاصیت یہ ہے کہ یہ ہمیشہ اپنے حاشیتین (اوپر، نیچے کے کنارے) کے مجموعے کا نصف ہوتا ہے جیسے دو (2) کہ اس کے اوپر تین (3) اور نیچے ایک (1) ہے دونوں کا مجموعہ چار (4) ہے جس کا نصف وہی دو (2) ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ایک (1) عدد نہیں، عدد دو (2) سے شروع ہوتا ہے۔

تماثل: لغت میں بمعنی "باہم مشابہ ہونا"

اور اصطلاح میں "ایک عدد کا دوسرے عدد کے ساتھ تعداد میں مساوی (برابر) ہونے" کو کہتے ہیں جیسے تین (3) اور تین (3)،

تداخل: لغت میں بمعنی "ایک دوسرے میں داخل ہونا"

اور اصطلاح میں چار تعریفیں کی گئی ہیں،

① دو مختلف اعداد میں عددِ اقل، اکثر کو شمار کر کے مکمل فنا کر سکے، تو ان میں نسبت تداخل کی ہوگی

جیسے تین (3) اور نو (9) کہ ان میں تین (3)، نو (9) کو تین بار میں کاٹ دیتا ہے۔

② دو مختلف اعداد میں عددِ اکثر، اقل پر بلا کسر صحیح تقسیم ہو جائے، جیسے مذکورہ مثل میں نو (9) تین (3) پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔

③ جب عددِ اقل پر اس کی ایک مثل یا کئی مثل زیادہ کئے جائے تو وہ عددِ اکثر کے مساوی ہو جائے گا اگر مساوی نہیں ہوتا تو نسبتِ داخل کی نہیں ہوگی، جیسے تین (3) پر دو مرتبہ تین (3) زیادہ کرنے سے نو (9) بنتا ہے۔

④ عددِ اقل ایک جُز ہو، عددِ اکثر کا، جیسے نو (9) کو تین اجزاء کرے تو ایک جز تین (3) بنے گا۔

توافق: لغت میں بمعنی "ایک دوسرے کے موافق ہونا"

اور اصطلاح میں یہ ہے کہ عددِ اقل اکثر کو فنا نہ کر سکے بلکہ ایک تیسرا عدد ان دونوں کو شمار کر کے مکمل فنا کر سکے، جیسے آٹھ (8) اور بیس (20) کہ آٹھ (8) بیس (20) کو نہیں کاٹ سکتا بلکہ چار (4) ان دونوں کو کاٹ سکتا ہے آٹھ (8) کو دو مرتبہ میں، اور بیس (20) کو پنج مرتبہ میں، پس یہ دونوں رُبع پر جا کر ایک دوسرے کے موافق ہوئے (کہ دونوں ربع پر مکمل فنا ہو گئے)

شاگرد: یہ دونوں اعداد، کیسے رُبع پر موافق ہوئے؟

استاد: اس لئے کہ فنا کرنے والا عدد ہمیشہ اس جز (کسر) کا مخرج ہو گا جس جز (کسر) پر جا کر دو اعداد موافق ہو کر فنا ہوتے ہیں، اور یہاں فنا کرنے والا عدد، چار (4) ہے اور چار مخرج ہے ربع کا، پس یہ دونوں ربع پر متوافق ہیں۔

فنا کرنے والے عدد کو عددِ عاڈ کہا جاتا ہے جو دونوں اعداد کیلئے ایک ہوتا ہے اور جس جز (کسر) پر

توافق العددين ہو اُسے وفق کہا جاتا ہے جو دونوں اعداد کا الگ الگ ہوتا ہے جیسے یہاں آٹھ (8) کا وفق دو (2) ہے اور یہ آٹھ کا ربع بھی، اور بیس (20) کا وفق پنج (5) ہے اور یہ بیس کا ربع بھی ہے۔

نسبت توافق کی اور مثالیں

نمبر	عددين	وفق	عدد عاد	توافق
1	6	3 وفق	2 عدد عاد	بالنصف
	10	5 وفق		
2	9	3 وفق	3 عدد عاد	بالثلث
	12	4 وفق		
3	8	2 وفق	4 عدد عاد	بالربع
	20	5 وفق		
4	15	3 وفق	5 عدد عاد	بالخمس
	25	5 وفق		
5	12	2 وفق	6 عدد عاد	بالسدس
	18	3 وفق		
6	14	2 وفق	7 عدد عاد	بالسبع
	21	3 وفق		

نمبر	عد دین	وفق	عدد عاد	توافق
7	16	2 وفق	8 عدد عاد	بالثمن
	24	3 وفق		
8	18	2 وفق	9 عدد عاد	بالثمن
	27	3 وفق		
9	20	2 وفق	10 عدد عاد	بالعشر
	30	3 وفق		
10	22	2 وفق	11 عدد عاد	بجزء من احد عشر
	33	3 وفق		

تباین: لغت میں "باہم متفاوت ہونا"

اور اصطلاح میں یہ ہے کہ دو اعداد نہ آپس میں مساوی ہو اور نہ ان میں ایک دوسرے کو فنا کر سکے اور نہ ہی تیسرا عدد ان دونوں کو فنا کر سکے جیسے سات (7) اور دس (10)،

توافق اور تباین معلوم کرنے کا طریقہ

تمائل اور تداخل بین العددين بالکل واضح ہے البتہ توافق اور تباین میں کچھ خفا ہے اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو معلوم کرنے کا یہ طریقہ لکھا ہے کہ دو مختلف اعداد میں عدد اقل، اکثر سے کم کرتا رہے دو جانبوں سے، اگر دونوں ایک (1) پر متفق ہوئے تو ان میں نسبت تباین ہے اور اگر ایک (1) پر نہیں، بلکہ کسی اور عدد پر متفق ہوئے تو ان میں نسبت توافق ہے

تباہ کی مثال: جیسے پنج اور سات ہیں ہم نے 5 کو 7 سے منفی کیا، 2 بچا، پھر 2 کو 5 سے منفی کیا 3 بچا، چونکہ اب بھی 3 سے 2 منفی ہو سکتا ہے اسلئے دوبارہ منفی کیا، 1 بچا، 1 کو 2 سے منفی کرے یا نہ، حاصل ایک ہی ہے،

یہی مقصد ہے دونوں جانبوں سے کم کرنے کا، پس معلوم ہوا کہ ان میں تباہ ہے۔

توافق کی مثال: جیسے دس اور پندرہ ہیں، ہم نے 10 کو 15 سے منفی کیا، باقی 5 بچا، اس کو 10 سے منفی کیا، تو بھی 5 بچا، پس معلوم ہوا کہ ان اعداد میں توافق بالخمس ہے،

اسی طرح دو اعداد اگر 2 پر متفق ہوں تو توافق بالنصف ہے، اور اگر 3 پر متفق ہوں تو توافق بالثلث ہے اگر 4 پر ہوں تو بالربع، اسی طرح اگر 10 پر متفق ہوں تو دونوں میں توافق بالعشر ہے، عشرۃ سے آگے چونکہ اعداد مرکب ہیں ان سے فعل کا وزن نہیں بنتا، اس لئے اگر 11 پر متفق ہوں تو "توافق بجزء من احد عشر" کہا جائے گا، اور اگر 20 پر متفق ہوں تو توافق بنصف العشر کہا جائے گا، جیسے چالیس اور ساٹھ، 40 کا وفق 2، اور 60 کا وفق 3 آئے گا، اگر 30 پر متفق ہوں تو توافق بثلث العشر کہا جائے گا جیسے ساٹھ اور نوے، 60 کا وفق 2 اور 90 کا 3 آئے گا،
قس علی هذا

ملاحظہ 1: ایک جانب میں عدد اقل کو اکثر سے منفی کرے ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ، اگر کچھ بھی باقی نہ رہا تو نسبت تداخل ہے جیسے پانچ اور پندرہ، کہ 5 کو 15 سے تین مرتبہ منفی کیا، تو کچھ باقی نہ رہا،
ملاحظہ 2: وفق نکالنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اعداد کم ہوں اور حساب میں آسانی ہو جائے۔

تصحیح کا بیان

اصطلاحات

سہام: مخرج سے جو حصہ کسی وارث کو ملے اسے سہم کہتے ہیں، اور اس کی جمع سہام ہے

طائفہ یا فریق: ایک نوع کے ورثہ کو طائفہ یا فریق کہتے ہیں، جیسے تین بنات الگ فریق ہے، بیٹے

اخت عینی الگ، اور دو اخت خیفی الگ فریق ہے

عدد درءوس: ایک فریق کے تعداد کو عدد درءوس کہتے ہیں یا اختصاراً صرف درءوس بھی کہا جاتا ہے

جیسے بنات کی عدد درءوس تین، اخت عینی کی بیٹے اور اخت خیفی کی دو ہیں،

کسر: ایک سے کم حصہ کو کہتے ہیں، جیسے نصف (آدھا)، ثلث (تہائی)، ربع (چوتھائی)، خمس (پانچواں)، سدس (چھٹا)، سبع (ساتواں)، ثمن (آٹھواں)، تسع (نواں)، عشر (دسواں) ان کو

کو کسور طبعی (منسوب الی الطبیعت¹) اور کسور منطقی (اسم فاعل من الافعال) کہتے ہیں، اور ان

کے علاوہ کو کسور اصم کہتے ہیں² جیسے جزء من احد عشر، جزء من اثنی عشر، وغیرہ

ملاحظہ: نصف العشر، نصف الثلث، وغیرہ کو کسور منطقی مرکب کہا جاتا ہے،

1. لِأَنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ يَعْرِفُهَا بِطَبْعِهِ مِنْ غَيْرِ اخْتِیَاجٍ إِلَى مُعَلِّمٍ۔

2. منطقی وہ کسور ہیں جن سے تعبیر کرتے وقت لفظ "جزء" کی ضرورت نہ پڑے، بغیر اس کے بھی ادا ہو سکے اور اس کے ساتھ بھی ادا ہو سکے جیسے ثلث، اور جزء من ثلثہ اجزاء، (گویا ان کسور نے مکمل کو دو قسم کی گفتگو (تعبیر) کرنے کی گنجائش دی اس لئے ان کو منطقی کہتے ہیں انطاق بمعنی گفتگو کرنا، اور اصم وہ کسور ہیں جن سے تعبیر کرتے وقت لفظ "جزء" کی ضرورت پڑے بغیر اس کے ادا نہ ہو سکے جیسے جزء من ثلثہ عشر، (ان کسور میں آپ دوسری تعبیر نہیں سنیں گے، اور عرب رجب کے مہینے کو اصم کہتے تھے کیونکہ اس میں قتل و قتال کی آواز، فریادی شور اور ہتیاروں کی جھنکار سنائی نہیں دیتی تھی، اور اصم کا معنی بہرا ہے "واللہ اعلم")۔

مضروب: جس عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا، وہ مضروب ہے، میت کے اوپر بائیں طرف لکھا جائے گا۔ **مبلغ:** حاصل ضرب کو کہتے ہیں۔

تصحیح لغت میں بمعنی "درست کرنا" ہے اور

اصطلاح میں کہتے ہیں "سہام میں قاعدہ کے تحت، اتنی توسیع کرنا جس سے وہ عدد رءوس پر بلا کسر برابر تقسیم ہو" تصحیح کی غرض بھی یہی ہے کہ ہر وارث کو بلا کسر حصہ مل جائے اور کسی کے حصہ میں آدھا، پونا وغیرہ نہ آئے،

تصحیح مسائل میں سات قاعدوں کی ضرورت پڑتی ہے، تین قواعد سہام اور رءوس میں جاری ہوتے ہیں یعنی جس طائفہ پر کسر واقع ہو اس کے سہام و رءوس میں نسبت دیکھی جائے گی، اور چار رءوس اور رءوس کے درمیان جاری ہوتے ہیں، یعنی رءوس و رءوس میں نسبت دیکھی جائے گی۔

تین قواعد

① ہر فریق کا سہام، رءوس پر برابر تقسیم ہو تو ضرب کی ضرورت نہیں ہے جیسے مسئلہ میں ابوین اور بنتین ہوں،

مسئلہ 6		
اب/س	ام/س	بنات 2/ثلثان
1	1	4

چار، دو بنات پر برابر تقسیم ہوتا ہے اس میں کسر نہیں،

ملاحظہ: بعض نے کہا ہے کہ یہ قاعدہ تصحیح مسائل کے قواعد میں سے شمار کرنا تسامحاً ہے کیونکہ یہاں تصحیح کی ضرورت ہی نہیں۔

② سهام ایک طائفہ پر منکسر ہو اور سهام و رءوس میں نسبت توافق ہو تو اسی طائفہ کے عدد رءوس کے وفق کو ضرب دے اصل مسئلہ میں یا عول میں اگر مسئلہ عادلہ ہو،

مسئلہ عادلہ کی مثال، جیسے ابوین اور دس بنات ہوں،

مسئلہ 6 / تصحیح 30	$5 \times 6 = 30$	مضروب 5
اب / س	ام / س	بنات 10 / وفق 5
1	1	ثلثان 4 / وفق 2

مذکورہ مثال میں دس بنات پر چار بلا کسر تقسیم نہیں ہوتا، ہم نے دس اور چار میں نسبت دیکھی تو توافق تھی، دس کا وفق پنج اور چار کا وفق دو نکلا اور عدد عادان کا دو ہے پس عدد رءوس کے وفق (5) کو اصل مسئلہ (6) میں ضرب دیا تو تصحیح مسئلہ تیس سے ہوئی، جو کہ اصل مسئلہ کے ساتھ اوپر لکھ دیا گیا اور مضروب بائیں طرف اوپر لکھ دیا گیا تصحیح کے مسائل میں یہ دونوں اسی طرح اوپر لکھے جائیں گے، نیز پہلے ہم ہر وارث کے ساتھ ہی اس کا حصہ لکھ دیتے تھے اب جس طائفہ میں کسر واقع ہو اس کا حصہ اس کے نیچے لکھا جائے گا، جیسے سدس، اب اور ام کے ساتھ ہی لکھ دیا گیا اور ثلثان، دس بنات کے نیچے لکھا گیا، اور تصحیح کا عدد صرف (تص) کے ساتھ، مضروب صرف (مض) کے ساتھ، اور وفق صرف (و) کے ساتھ لکھا جائے گا۔

ملاحظہ: تصحیح سے ہر طائفہ اور ہر وارث کا حصہ نکالنے کا طریقہ آگے آرہا ہے۔

مسئلہ عائلہ کی مثال جیسے زوج، ابویں اور چھ بنات ہوں،

مسئلہ 12 / ع 15 / تصحیح	$3 \times 15 = 45$	مض 3
زوج / ربع	ام / اس	بنات 6 / 3
3	2	ثلاثان 8 / 4

مذکورہ مثال میں چھ کے وفق یعنی تین کو ضرب دیا پندرہ میں جو کہ عول ہے بارہ کا تو مسئلہ کی تصحیح پینتالیس سے ہوئی۔

③ سهام ایک طائفہ پر منکسر ہو اور سهام و رءوس میں نسبت تباین ہو تو اسی طائفہ کے کل عدد رءوس کو ضرب دے اصل مسئلہ میں یا عول میں اگر مسئلہ عائلہ ہو۔

مسئلہ عادلہ کی مثال جیسے ابویں اور پانچ بنات ہوں

مسئلہ 6 / تص 30	$5 \times 6 = 30$	مض 5
اب / اس	ام / اس	بنات 5
1	1	ثلاثان 4

مذکورہ مثال میں چار، پانچ بنات پر بلا کسر تقسیم نہیں ہوتا اور دونوں میں نسبت تباین تھی پس ہم نے پانچ کو ضرب دیا چھ میں تو مبلغ یعنی تیس سے تصحیح مسئلہ ہوئی۔

مسئلہ عائلہ کی مثال جیسے زوج اور پانچ اخت عینی ہوں

مسئلہ 6 / ع 7 / تص 35	$5 \times 7 = 35$	مض 5
زوج / ان	اخت عینی 5	ثلاثان 4
3		

مذکورہ مثال میں پانچ کو ضرب دیاسات میں جو کہ چھ کا عول ہے تو مسئلہ کی تصحیح پینتیس سے ہوئی،

سوال: جب سہام ورءوس میں نسبت تداخل ہو تو کیا کریں گے؟

جواب: جب نسبت تداخل ہو تو دو حال سے خالی نہیں، سہام بڑے ہوں گے عد درءوس سے یا عدد ورءوس بڑا ہو گا سہام سے، پہلی صورت میں سہام ورءوس پر برابر تقسیم ہو جائیں گے ضرب کی حاجت نہیں، یہی حکم نسبت تماثل کا بھی ہے، اور دوسری صورت میں عدد ورءوس کو سہام پر تقسیم کرے، حاصل قسمت کو ضرب دے اصل مسئلہ میں، مبلغ سے مسئلہ کی تصحیح ہو جائے گی، یا سہام ورءوس کا وفق نکال لے اور ورءوس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دے کیونکہ جن دو اعداد میں تداخل ہو ان میں توافق بھی ہو گا لیکن عکس جائز نہیں کہ جن میں توافق ہو ان میں تداخل بھی ہو، ایسا نہیں، جیسے تین اور چھ میں تداخل ہے اور ان میں توافق بالثلث بھی ہے، تین کا ثلث ایک، اور چھ کا ثلث دو ہے اور عدد عاد تین ہے اور جیسے پانچ اور پچیس میں تداخل ہے اور ان میں توافق بالخمیس بھی ہے، پانچ کا خمس ایک اور پچیس کا خمس پانچ ہے عدد عاد پانچ ہے قس علی هذا،

اسی وجہ سے مصنف رحمہ اللہ نے تداخل کو الگ ذکر نہیں کیا کہ پہلی صورت میں ضرب کی ضرورت نہیں اور دوسری صورت میں توافق کے قاعدے سے کام لیا جاسکتا ہے، مثال

مض 2	$2 \times 4 = 8$	مسئلہ 4 / تص 8
اعمام 6 / د 2		زوجہ / ربع
ع 3 / د 1		1

دیکھئے اس مثال میں تین سہام چھ اعمام پر برابر تقسیم نہیں ہوتے اور دونوں میں نسبت تداخل کی ہے پس اگر چھ کو تین پر تقسیم کر کے حاصل قسمت (2) کو چار میں ضرب دے تو بھی تصحیح مسئلہ آٹھ سے ہے اور اگر چھ کا وفق (2) نکال کر اس کو چار میں ضرب دے تو بھی آٹھ سے تصحیح ہوگی۔

چار قواعد

① دو یا زیادہ طائفوں میں کس واقع ہو اور ان کے اعداء و س کے درمیان نسبت تماثل ہو تو ان اعداء و س میں سے کسی ایک کو ضرب دے اصل مسئلہ میں، جیسے چھ بنات، تین جدات، اور تین اعمام ہوں۔

مسئلہ 6/ تص 18	$3 \times 6 = 18$	مض 3
بنات 6/ 3 و	جدات 3	اعمام 3
ثلثان 4/ 2 و	س 1	ع 1

مذکورہ مثال میں سب سے پہلے ہم نے سہام اور و س کے درمیان نسبت دیکھ لی چنانچہ جہاں وفق نکالنے کی حاجت تھی وہاں وفق نکالا اور عدد و س کا وفق اس کا قائم مقام سمجھ لیا پھر و س و و س میں نسبت دیکھی جب تماثل تھی تو ان میں کسی ایک (تین) کو چھ میں ضرب دیا تو تصحیح اٹھارہ سے ہوئی۔

نوٹ: جس طرح پہلے ہم تین قواعد میں نسبت بین السہام والراء و س معلوم کرتے تھے اسی طرح ان چار قواعد میں بھی پہلے نسبت بین السہام والراء و س معلوم کریں گے اگر توافق ہو تو و س کا وفق

نکال کر ساتھ لکھیں گے پھر نسبت بین الرءوس والرءوس معلوم کرنا ہے، جن کا وفق ہو تو نسبت دیکھنے میں ان کا وفق معتبر ہو گا یعنی وفق کے ساتھ نسبت دیکھی جائے گی۔

② دو یا زیادہ طائفوں میں کس واقع ہو اور ان کے اعدادِ رءوس کے درمیان نسبتِ تداخل ہو تو سب سے بڑے عدد کو ضرب دے اصل مسئلہ میں، جیسے چار زوجات، تین جدات، اور بارہ اعمام ہوں

مسئلہ 12 / تص 144	$12 \times 12 = 144$	مض 12
زوجہ 4	جدات 3	اعمام 12
ربیع 3	س 2	ع 7

مذکورہ مثال میں سب طائفوں میں کس واقع ہے پہلے ہم نے سہامِ رءوس میں نسبت دیکھی تو سب میں تباہی تھی اس لئے کسی کا وفق نہیں نکالا، پھر رءوس ورءوس میں نسبت دیکھی تو تداخل تھی کیونکہ ان میں سب سے بڑے عدد کی نسبت چھوٹے اعداد میں سے ہر ایک کے ساتھ دیکھنا ہے لیکن اس بڑے عدد سے جتنے چھوٹے اعداد ہیں ان کا آپس میں نسبت تداخل ضروری نہیں پس چار اور تین میں تباہی کا ہونا کوئی مضر نہیں جبکہ چار اور بارہ میں تداخل ہے اور تین اور بارہ میں بھی تداخل ہے، حسبِ قاعدہ بارہ کو ضرب دیا بارہ میں تو مسئلہ کی تصحیح ایک سو چوالیس سے ہوئی،

③ دو یا زیادہ طائفوں میں کس واقع ہو اور ان کے اعدادِ رءوس کے درمیان نسبتِ توافق ہو تو ان میں سے کسی ایک کے وفق کو جمعِ ثانی میں ضرب دے پھر مبلغ کو عددِ ثالث کے وفق میں ضرب دے اگر دونوں میں توافق ہو ورنہ کل عددِ ثالث میں ضرب دے پھر مبلغِ ثانی کو عددِ رابع کے وفق میں ضرب دے اگر دونوں میں توافق ہو ورنہ کل عددِ رابع میں ضرب دے اسی طریقہ پر آگے چلتے

جائے پھر آخری مبلغ کو اصل مسئلہ میں ضرب دے، جیسے چار زوجات، اٹھارہ بنات، پندرہ جدات، اور چھ اعمام ہوں،

مض 180	$6 \times 5 = 30 \times 3 = 90 \times 2 = 180 \times 24 = 4320$	مسئلہ 24 / تص 4320
اعمام 6 / 2	جدات 15 / 5	بنات 18 / 9 / 3
ع 1	س 4	ثلاثان 16 و 8
		زوجہ 4 / 2
		ثمن 3

مذکورہ مثال میں پہلے سهام ورءوس میں نسبت دیکھی چنانچہ سولہ اور اٹھارہ میں نسبت توافق بال نصف تھی، اٹھارہ کا وفق نو نکلا، اس کو اٹھارہ کے قائم مقام بنا کر ساتھ ہی لکھ دیا گیا اور سولہ کا وفق آٹھ نکلا، عدد عاد دو ہے، اور باقی سهام ورءوس میں تباین تھی اس لئے کچھ نہیں کیا، پھر ورءوس ورءوس میں نسبت دیکھی چنانچہ چھ اور پندرہ میں توافق بالثلث کی نسبت تھی چھ کا وفق دو، اور پندرہ کا وفق پانچ تھا اسلئے ہم نے ایک عدد (6) کو دوسرے کے وفق (5) میں ضرب دیا (برعکس بھی کر سکتے ہیں کہ پندرہ کو ضرب دے، دو میں) مبلغ (تیس) کی نسبت تیسرے عدد یعنی نو (جو اٹھارہ کا قائم مقام ہے) کے ساتھ دیکھی تو توافق بالثلث تھی، نو کا ثلث تین تھا چنانچہ ساتھ ہی لکھ دیا گیا، اور تیس کا ثلث دس تھا، پس ہم نے تیس کو ضرب دی تین میں، (برعکس بھی کر سکتے ہیں کہ نو کو ضرب دے دس میں) حاصل ضرب نوے ہوا، اسی مبلغ ثانی کی نسبت دیکھی چار کے ساتھ، تو توافق بال نصف تھی چار کا نصف دو، اور نوے کا نصف پینتالیس تھا اسلئے نوے کو ضرب دی دو میں (پینتالیس کو چار میں بھی ضرب دے سکتے ہیں) مبلغ ثالث ایک سو اسی ہوا، اور یہی آخری مبلغ ہے اسلئے اس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب "چار ہزار تین سو بیس" سے تصحیح ہوئی۔

④ دو یا زیادہ طائفوں میں کس واقع ہو اور ان کے اعداد ورس کے درمیان نسبت تباین ہو تو اعداد میں سے کسی ایک کو جمیع ثانی میں ضرب دے پھر مبلغ کو جمیع ثالث میں ضرب دے پھر دوسرے مبلغ کو جمیع رابع میں ضرب دے اسی طرح آخری مبلغ کو اصل مسئلہ میں ضرب دے، جیسے دو زوجات، چھ جدات، دس بنات، اور سات اعمام ہوں،

مض 210	$7 \times 5 = 35 \times 3 = 105 \times 2 = 210 \times 24 = 5040$			مسئلہ 24 / تص 5040
اعمام 7	بنات 10 / 5	جدات 6 / 3	زوجہ 2	
ع 1	ثلثان 16 / 8	س 4 / 2	ثمن 3	

مذکورہ مثال میں دس اور سولہ میں نسبت توافق بالنصف ہے دس کا وفق پانچ اور سولہ کا وفق آٹھ ہے اور عدد دوا دو ہے ہم نے پنج قائم مقام بنادیا دس کا، اسی طرح چھ اور چار میں بھی توافق بالنصف ہے چھ کا وفق تین قائم مقام بنادیا، پھر ورس ورس میں نسبت دیکھی تو دو، تین، پنج، اور سات میں تباین تھی اس لئے سات کو ضرب دی پنج میں، مبلغ (پینتیس) کو ضرب دی تین میں، مبلغ ثانی (ایک سو پانچ) کو ضرب دی دو میں، مبلغ ثالث (دو سو دس) کو ضرب دی اصل مسئلہ (چوبیس) میں، تو تصحیح "پانچ ہزار چالیس" سے ہوئی،

فائدہ: ہم نے اب تک کے مثالوں میں مخرج سے ورثاء کو ملا ہوا حصہ لکھا ہے لیکن تصحیح سے ملنے والا حصہ نہیں لکھا آئندہ صفحات میں ہر فریق اور ہر فرد کو تصحیح سے حصہ دینے کے طریقے بیان کئے جائیں گے۔

تصحیح سے ہر طائفہ اور ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کے طریقے

جس طائفہ کو حصہ من التصحیح دینا ہو تو اس کے حصہ من المخرج میں مضروب کو ضرب دو، مبلغ اس طائفہ کا حصہ ہے،

اور ہر فرد کا حصہ تصحیح معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پھر اسی مبلغ کو اس طائفہ کے عدد درءوس پر تقسیم کرے خارج قسمت فی کس کا حصہ ہے، یہ طریقہ مصنف رحمہ اللہ نے تحریر نہیں کیا، البتہ آئندہ طریقے تحریر فرمائے ہیں،

① حصہ مخرج کو عدد درءوس پر تقسیم کرے، خارج قسمت کو مضروب میں ضرب دے، مبلغ فی کس کا حصہ تصحیح ہے جیسے

مسئلہ 3 / تص 30	$5 \times 2 = 10 \times 3 = 30$	مض 10
اخ خیفی 2	اخت عینی 5	
ثلث 1	ثلثان 2	
<u>10 ط / فی 5</u>		<u>20 ط / فی 4</u>

دیکھئے ایک دو پر، اور دو پنچ پر برابر تقسیم نہیں ہوتے ہم تصحیح (30) سے دواخ خیفی کو حصہ دیتے ہیں تو پہلے ان کا حصہ مخرج (ایک) کو عدد درءوس (دو) پر تقسیم کیا پھر حاصل قسمت (0.5) کو ضرب دیا مضروب میں، مبلغ (5) فی کس کا حصہ تصحیح ہے اسی طرح پنچ اخت عینی کو تصحیح سے حصہ دیتے وقت ان کا حصہ مخرج (دو) کو عدد درءوس (پانچ) پر تقسیم کیا، حاصل قسمت (0.4) کو ضرب دیا، مضروب میں، مبلغ (چار) فی کس کا حصہ تصحیح ہے،

آسان طریقہ یہی ہے کہ دس کو ضرب دے ایک میں، مبلغ (دس) اس طائفہ کا حصہ تصحیح ہے پھر اس کو تقسیم کرے عدد درءوس (دو) پر، خارج فی کس کا حصہ تصحیح ہو گا۔

② مضروب عدد درءوس پر تقسیم کرے، خارج قسمت کو اسکے حصہ مخرج میں ضرب دے مبلغ فی فرد کا حصہ تصحیح ہو گا،

مثال وہی کافی ہے یعنی دس کو مثلاً پانچ پر تقسیم کرے خارج قسمت (دو) کو ضرب دے حصہ مخرج (دو) میں، مبلغ (چار) فی کس کا حصہ تصحیح ہے، اسی طرح دواخ خیفی کا حصہ تصحیح بھی خود نکال لے۔

③ تیسرا طریقہ نسبت کا ہے مصنف نے اس کو واضح بھی فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر فریق کے حصہ مخرج کی نسبت اس کے عدد درءوس کے ساتھ دیکھیں اگر حصہ مخرج، عدد درءوس سے کم ہو تو جتنی کمی حصہ میں ہوگی عدد درءوس سے اتنی کمی فی کس کے حصہ تصحیح میں ہوگی مضروب سے، جیسے اخ خیفی کا حصہ مخرج ایک (1) ہے اور یہ آدھا ہے ان کے عدد درءوس (دو) کا پس اس طائفہ میں فی کس کا حصہ تصحیح، مضروب (دس) کا آدھا ہو گا اور وہ پانچ ہے، اسی طرح اخت عینی کا حصہ مخرج (دو) ان کے عدد درءوس (پانچ) کے آدھے سے بھی کچھ کم ہے تو اس طائفہ میں فی کس کا حصہ تصحیح مضروب (دس) کے آدھے سے بھی کچھ کم ہو گا اور وہ چار ہے جو نسبت دو کا ہے پنج کے ساتھ ہے وہی نسبت چار کا، دس کے ساتھ ہے، یہ طریقہ ماہر فی الحساب کیلئے آسان اور واضح ہوتا ہے ہر کسی کیلئے نہیں، اور اگر حصہ مخرج عدد درءوس سے زیادہ ہے تو اسی زیادتی کے مناسب اس طائفہ میں فی کس کا حصہ تصحیح بھی مضروب سے زیادہ ہو گا۔

نوٹ: پورے ایک طائفہ کا حصہ "ط" کے ساتھ لکھا گیا ہے اور فی کس یعنی ہر فرد کا حصہ تصحیح "فی" کے ساتھ لکھا گیا ہے، ماقبل باب تصحیح کے مثالوں میں بھی حصہ تصحیح ان قواعد کی روشنی میں دیا جائے۔

ورثاء کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ

یہاں تقسیم ترکہ کے دو قواعد ذکر کئے جاتے ہیں ایک قاعدہ ہر طائفہ کا حصہ ترکہ معلوم کرنے کیلئے، اور ایک قاعدہ ہر فرد کا حصہ ترکہ معلوم کرنے کیلئے ہیں۔

** ہر طائفہ کا حصہ ترکہ معلوم کرنے کا قاعدہ **

جس فریق کا حصہ ترکہ معلوم کرنا ہو اس کے حصہ مخرج (یا حصہ تصحیح) کو ضرب دے وفق ترکہ میں، پھر مبلغ کو تقسیم کرے وفق مخرج (یا وفق تصحیح) پر اگر مخرج (یا تصحیح) اور ترکہ میں توافق ہو، اور اگر تباین ہو تو کل ترکہ میں ضرب دے اور کل مخرج (یا کل تصحیح) پر تقسیم کرے، دونوں صورتوں میں حاصل قسمت اس طائفہ کا حصہ ترکہ ہوگا۔

توافق بین ترکہ والمخرج کی مثال

مسئلہ 6/3	ام الام	ترکہ 16/8
بنات الابن 4	عم	ع 1
ہر طائفہ کا حصہ مخرج 4 ثلثان	س 1	2.66
ہر طائفہ کا حصہ ترکہ 10.66	2.66	

مذکورہ مثال میں ترکہ (سولہ) اور مخرج (چھ) میں توافق بالنصف ہے ترکہ کا وفق آٹھ، اور چھ کا وفق تین ہے ہم نے چار (حصہ بنات) کو ضرب دی آٹھ (وفق ترکہ) میں، مبلغ (بتیس) کو تقسیم کیا تین (وفق مخرج) پر، حاصل قسمت (دس اعشاریہ چھیاسٹھ) اس طائفہ کا حصہ ترکہ ہے،

ملاحظہ: اگر وفق کی جگہ کل ترکہ میں ضرب دے اور مبلغ کل مخرج پر تقسیم کرے تب بھی جواب صحیح ہو گا اگرچہ دونوں میں توافق ہو، وفق صرف اعداد میں کمی کرنے کیلئے نکالا جاتا ہے، تاکہ حساب آسان ہو۔

تباین بین الترمک والمخرج کی مثال

ترکہ 7	مسئلہ 6	
ام	اب	بنات 2
س 1	س 1	ثلاثان 4
<u>1.166</u>	<u>1.166</u>	<u>4.66</u>
		ہر فریق کا حصہ ترکہ

سات (ترکہ) اور چھ (مخرج) میں تباین ہے ہم نے چار (دو بنات کا حصہ مخرج) کو ضرب دی سات میں مبلغ (اٹھائیس) کو چھ (مخرج) پر تقسیم کیا خارج قسمت (چار اعشاریہ چھیاسٹھ) دو بنات کا حصہ ترکہ ہے۔

ملاحظہ: تمام فریقوں کا حصہ ترکہ جمع کر کے دیکھے کہ اگر ترکہ کے برابر ہو تو مسئلہ ٹھیک ہے ورنہ کہی پر غلطی ہوئی ہوگی۔

**** ہر فرد کا حصہ ترکہ معلوم کرنے کا قاعدہ ****

ہر فرد کا حصہ ترکہ معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پورے طائفہ کا حصہ ترکہ ان کے عددِ رءوس پر تقسیم کرے، خارج قسمت فی کس کا حصہ ترکہ ہے جیسے ما قبل مثال میں چار اعشاریہ چھیا سٹھ (4.66) کو دو پر تقسیم کرے حاصل قسمت (2.33) ایک بنت کا حصہ ترکہ ہے، لیکن یہ طریقہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر نہیں کیا البتہ مندرجہ ذیل طریقہ تحریر فرمایا ہے۔

ہر فرد کا حصہ مخرج (یا حصہ تصحیح) کو وفق ترکہ میں ضرب دے، مبلغ وفق مخرج (یا وفق تصحیح) پر تقسیم کرے اگر دونوں میں توافق ہو، اور اگر تباہ ہو تو کل ترکہ میں ضرب دے اور کل مخرج (یا کل تصحیح) پر تقسیم کرے دونوں صورتوں میں خارج قسمت فی کس کا حصہ ترکہ ہوگا۔

نوٹ: ہر فرد کا حصہ مخرج نکالنا ہو تو طائفہ کا حصہ مخرج انکے عددِ رءوس پر تقسیم کرے خارج قسمت ہر فرد کا حصہ مخرج ہوگا۔

توافق بین التركة والتصحیح کی مثال

مسئلہ 24 / تص 120 / د 24	5 × 24 = 120	مض 5	ترکہ 95 / د 19
بنات 5	زوجه 3	جدات 2	عم 1
ثمنان 16	ثمن 3	س 4	ع 1
ط 80 / فی 16	ط 15 / فی 5	ط 20 / فی 10	ط 5 / فی 5
فی 12.66	فی 3.9583	فی 7.9166	فی 3.9583
			حصہ ترکہ

دیکھئے پچانوے (ترکہ) اور ایک سو بیس (تصحیح) میں توافق بالخمس تھی اور عدد عاد پانچ ہے ہم نے بنات کے فی کس کا حصہ تصحیح (سولہ) کو ضرب دی انیس (وفق ترکہ) میں، مبلغ (تین سو چار) کو تقسیم کیا چوبیس (وفق تصحیح) پر خارج قسمت (بارہ اعشاریہ چھیاسٹھ) ایک بنت کا حصہ ترکہ ہے، بقیہ فریق اس پر قیاس کرے،

نیز اگر پچانوے کی جگہ ایک سو اکیس (121) ترکہ ہو تو تب این بین التصحیح والترکہ کی مثال بن جائے گی، پس سولہ کو ضرب دے کل ترکہ (ایک سو اکیس) میں، پھر مبلغ (1936) کو تقسیم کرے، کل تصحیح (120) پر، خارج قسمت (16.133) ایک بنت کا حصہ ترکہ ہے، اسی طرح ایک زوجہ کا حصہ تصحیح (پانچ) کو کل ترکہ (121) میں ضرب دے، مبلغ (605) کو کل تصحیح (120) پر تقسیم کرے ماخرج ایک زوجہ کا حصہ ترکہ ہے باقی ان پر قیاس کرے،

غرماء (قرض خواہوں) کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ

ادائے دیون میں تین صورتیں ہیں، ۱۔ ترکہ اور دیون برابر ہو، ۲۔ ترکہ زیادہ ہو دین سے، ان دو صورتوں میں قرض خواہوں کو اپنا پورا پورا قرض واپس کیا جائے گا، ۳۔ تیسری صورت یہ کہ ترکہ کم ہو، اور دیون زیادہ ہوں اور مختلف بھی ہوں مثلاً ایک غریم کا دین پانچ، دوسرے کا چار، اور تیسرے کا تین درہم ہے، اور کل ترکہ نو درہم ہے، اس جیسی صورت میں

ہر غریم وارث کی جگہ اور اس کا دین سہام کی جگہ لکھیں، پھر سارے دیون جمع کر کے مجموعہ دیون اصل مسئلہ کی جگہ پر لکھیں، پھر وہی طریقہ اختیار کرے جو ترکہ تقسیم کرنے کا ہے کہ ہر دین کو

وفق ترکہ میں ضرب دے، مبلغ کو مجموعہ دیون کے وفق پر تقسیم کرے اگر ترکہ اور مجموعہ میں توافق ہو، یا ہر دین کو کل ترکہ میں ضرب دے، مبلغ مجموعہ دیون پر تقسیم کرے، خارج قسمت اس غریم کا حصہ دیون ہے۔

اس طریقے سے ہر ایک بقدر دین کی کانتقصان برداشت کرے گا، اور کسی ایک غریم کو اپنا پورا دین وصول کرنے کا حق نہیں ہوگا۔ جیسے

ترکہ 9/3	مجموعہ دیون 12/4	
بکر 3	عمر 4	زید 5
2.25	3	3.75

دیکھئے بارہ اور نو میں توافق بالثلث ہے نو کا وفق تین، اور بارہ کا وفق چار ہے ہم نے زید کا دین (5) کو ضرب دی تین میں، مبلغ (15) کو تقسیم کیا چار پر، خارج قسمت (3.75) زید کا حصہ دیون ہے، عمرو، بکر اس پر قیاس کرے، اگر بغیر وفق نکالے، کل ترکہ میں ضرب دے، مبلغ کل مجموعہ پر تقسیم کرے تو بھی وہی حصہ آئے گا۔

ملاحظہ: غرماء کے حصص دیون جمع کرے اگر کل ترکہ حاصل ہوا، تو ٹھیک ہے ورنہ کہی پر غلطی ہوئی ہوگی۔

ترکہ سے کسر دور کرنے کا طریقہ

اگر ترکہ میں کسر ہو تو عدد صحیح کو کسر کے مخرج میں ضرب دے اور مبلغ کے ساتھ مقدار کسر جمع کرے تو ترکہ سے کسر نکل جائے گا جیسے ترکہ ساڑھے سات (7.50 / بٹا کی صورت $7\frac{1}{2}$) ہو تو سات کو دو (مخرج کسر) میں ضرب دے، مبلغ (چودہ) کے ساتھ ایک (مقدار کسر) جمع کرے پندرہ حاصل ہو جائے گا اور اس کو ترکہ مبسوطہ کہا جائے گا، اسی طرح اگر ترکہ پونے آٹھ (7.75 / بٹا کی صورت $7\frac{3}{4}$) ہو تو سات کو چار میں ضرب دے، مبلغ (اٹھائیس) کے ساتھ مقدار کسر (تین) جمع کرے اکتیس ترکہ مبسوطہ حاصل ہو جائے گا، بٹا میں لکیر کے بائیں جانب عدد صحیح ہوتا ہے، اوپر مقدار کسر، اور نیچے مخرج کسر ہوتا ہے، بسط ترکہ کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ مسئلہ یا قائم مقام مسئلہ (تصحیح یا مجموعہ دیون) کو بھی مبسوطہ بنایا جائے، بسط مسئلہ کا طریقہ یہ ہے کہ جس عدد (مخرج کسر) میں عدد صحیح کو ضرب دیا تھا اس میں مسئلہ کو بھی ضرب دے، مبلغ مسئلہ مبسوطہ ہو گا جو اصل مسئلہ کے قائم مقام ہو جائے گا، مثال

مجموعہ دیون 12 / مجموعہ مبسوطہ 60 و 30	ترکہ 9.20 / ترکہ مبسوطہ 46 و 23	
زید 5	عمر 4	بکر 3
3.833	3.066	2.3

یہاں ترکہ نو اعشاریہ بیس ہے اور اعشاریہ بیس ایک عدد صحیح کا ایک خمس ہے اس لئے ہم نے نو کو ضرب دی پانچ (مخرج کسر) میں، مبلغ (پینتالیس) کے ساتھ مقدار کسر (ایک) کو جمع کیا، ہمیں ترکہ

مبسوطہ چھپالیس حاصل ہوا، اور مجموعہ دیون (بارہ) کو بھی ضرب دی پانچ (مخرج کسر) میں، تو مجموعہ دیون ساٹھ تک پھیل گیا، پھر ترکہ ماقبل مذکورہ طریقہ پر تقسیم کیا۔

تخارج کا بیان

تخارج، تفاعل ہے خروج (ن) سے بمعنی نکلنا،

اصطلاح میں کہتے ہیں "کسی وارث کا اپنے حصے کے علاوہ معین مال لیکر باقی میراث دوسرے ورثاء کیلئے چھوڑنا، سب ورثاء کی رضامندی کے ساتھ" اور اس کو صلح بھی کہتے ہیں۔

جس نے ترکہ میں سے کسی چیز پر صلح کیا تو تصحیح (یا اصل مسئلہ) سے اس کا حصہ منفی کر کے مصالح کو دائرہ میں بند کیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ یہ مصالح ہے اور نفی کے بعد جو عدد بچے اسکو (ص) کے ساتھ اوپر لکھیں اب یہی قائم مقام ہے مخرج کا، باقی ترکہ حصہ تصحیح (یا حصہ اصل مسئلہ) کے لحاظ سے باقی ورثاء میں تقسیم کرے یعنی ترکہ کو ضرب دے حصہ تصحیح (یا حصہ اصل مسئلہ) میں، مبلغ کو تقسیم کرے قائم مقام مخرج پر، یعنی جو عدد مصالح کا حصہ نفی کرنے کے بعد بچا ہے اس پر، حاصل قسمت اس وارث کا حصہ ہے، جیسے زوج، ام، اور عم ہوں،

باقی ترکہ 30		مسئلہ 6 / ص 3	
عم / ع	ام / ثلث کل	زوج / ن	
1	2	3	
10	20		

دیکھئے مذکور مثال میں زوج نے مثلاً مہر پر صلح کیا جو اس پر واجب تھا تو درمیان سے نکلا، اس کا حصہ اصل مسئلہ سے منفی کرنے کے بعد تین باقی رہا لہذا باقی ترکہ تین حصے کیا جائے گا چونکہ ام کو اصل مسئلہ سے دو ملا ہے اس لئے ترکہ کے دو حصے اس کو ملیں گے اور وہ بیس درہم ہے اور عم کو ایک ملا ہے اس لئے ترکہ کا ایک حصہ عم کو ملے گا،

تقسیم ترکہ کا ما قبل مذکور طریقہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے کہ ترکہ کو ضرب دے حصے میں اور مبلغ تقسیم کرے قائم مقام مخرج پر، حاصل قسمت اس کا حصہ ترکہ ہوگا۔
دوسری مثال جس میں زوجہ اور چار بنین ہیں، ایک ابن نے کسی چیز پر صلح کیا،

مض 4	باقی ترکہ 50	4×8=32	مسئلہ 8/تص 32/ص 25	زوجہ / شمن
ابن	ابن	ابن	ابن	1
28/7/تص	7/تص	7/تص	7/تص	4
14	14	14	14	8

مثال مذکور میں مخرج (بتیس) سے ایک ابن کا حصہ (سات) منفی کرنے کے بعد پچیس باقی رہا، لہذا باقی ترکہ (پچاس) کو پچیس حصے کریں گے ایک حصہ میں دو درہم آگئے، اب زوجہ کو چار حصے دیے تو اس کو آٹھ درہم مل گئے اور ایک ابن کو سات حصے دیے تو اس کو چودہ درہم مل گئے، تینوں کا مجموعہ درہم بیالیس ہوئے بیالیس جمع آٹھ مساوی پچاس۔

رد کا بیان

رد (ن) لغت میں لوٹانے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں کہتے ہیں "ذوی الفروض سے باقی مال کو ذوی الفروض النسبہ پر ان کے حصوں کے بقدر لوٹانا بشرطیکہ عصبات میں سے کوئی بھی نہ ہوں" نسبہ کی قید سے زوجین خارج ہو گئے ان پر رد نہیں ہوتا، پس یہاں سے یہ سمجھ لے کہ اس باب میں دو قسم کے وارثوں کا ذکر آئے گا،

ایک قسم، مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ (جن پر باقی مال لوٹایا جاتا ہے، یعنی زوجین کے علاوہ ذوی الفروض)

دوسری قسم، مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ (جن پر باقی مال نہیں لاٹایا جاتا یعنی زوجین)

رد ضد ہے عول کا اسلئے کہ عول میں سہام زیادہ اور مخرج کم ہوتا ہے، اور رد میں سہام کم اور مخرج زیادہ ہوتا ہے۔

عصبہ کی عدم موجودگی میں باقی مال نسبی ذوی الفروض پر لوٹانا عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذہب ہے جس کو ہمارے احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے، اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ رد کے قائل نہیں، آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک باقی مال بیت المال کو دیا جائے گا، یہ مذہب امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے لیکن متاخرین شوافع نے بیت المال کی خرابی کی وجہ سے احناف کے قول پر فتویٰ دیا اور ایک قول امام مالک سے بھی رد کا ہے۔ (رد المحتار)

جاننا چاہیے کہ مسئلہ ردیہ بنانے سے پہلے مخارج الفروض کے قواعد کے مطابق مسئلہ کی تخریج کریں گے تاکہ معلوم ہو کہ مسئلہ میں رد ہے کہ نہیں، پھر جب مسئلہ میں رد ہو تو اصل مسئلہ اور اس سے

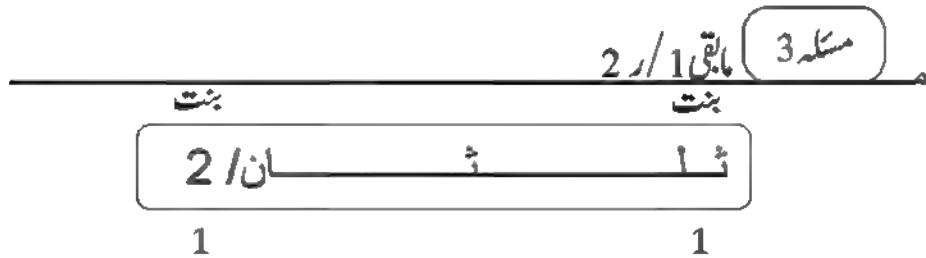
ملے ہوئے سهام کو دائرہ میں بند کرے تاکہ تشویش پیدا نہ ہو، پھر اس باب میں مذکورہ قواعد رد کے مطابق عمل کرے۔

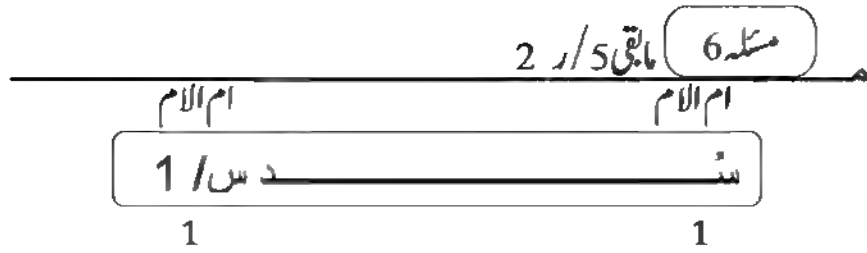
اس باب کے مسائل چار اقسام میں منحصر ہیں۔

وجہ حصر: مسئلہ میں من یرد علیہ کے افراد ایک جنس کے ہوں گے یا الگ الگ جنس کے، ہر دو حال میں من لایر د علیہ ساتھ ہو گا یا نہیں، یہ چار اقسام ہوئے، جن کے ضمن میں چار قواعد ذکر ہوں گے۔

قسم اول رتعدہ اولی: مسئلہ میں من یرد علیہ کے افراد ایک جنس کے ہو اور من

لایر د علیہ ساتھ نہ ہو تو مسئلہ ردیہ عدد رءوس سے بنایا جائے گا، جیسے دو بنات، یا دو اخت، یا دو جدات ہو تو مسئلہ ردیہ دو سے بنے گا جیسے





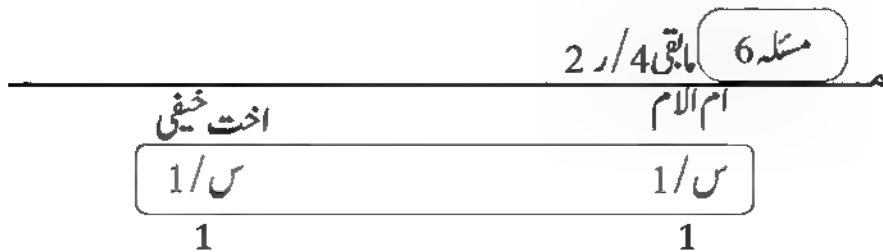
پہلے مثال میں اصل مسئلہ (3) سے دو بنات کو ثلثان (2) مل گیا، ایک حصہ باقی رہا، میت کا کوئی عصبہ وارث نہیں تھا چونکہ عصبہ کے بعد رد کا نمبر ہے اس لئے ہم نے اسی ایک حصہ کو انہی پر لوٹا دیا، جس طرح پہلے ملے ہوئے ثلثان میں دونوں بنات برابر کے شریک ہیں اسی طرح باقی ایک حصہ میں بھی برابر کے شریک ہیں، دوسری اور تیسری مثال اس پر قیاس کرے۔

پس ہم نے باقی حصہ کو ان کے تعداد پر تقسیم کیا ہر ایک کو ایک حصہ مل گیا، عدد ورس سے مسئلہ بنانے کا بھی یہی مقصد ہوتا ہے کہ باقی حصہ تعداد ورس پر برابر تقسیم ہو۔

قسم ثانی / تاعده ثانیہ: مسئلہ میں من یرد علیہ کے افراد دو یا تین اجناس کے ہوں اور

من لایر د علیہ ساتھ نہ ہو تو مسئلہ ردیہ ان کے مجموعہ سہام سے بنے گا۔ یعنی

دو سے بنے گا جب مسئلہ میں دو سدس ہوں جیسے



تین سے بنے گاجب مسئلہ میں ثلث و سدس ہوں جیسے

مسئلہ 6	
باقی 3/3 ر 3	
ام	اخت خفی 2
س/1	ثلث 2
1	2

چار سے بنے گاجب مسئلہ میں نصف و سدس ہوں جیسے

مسئلہ 6	
باقی 2/2 ر 4	
ام	بنت
س/1	ن/3
1	3

پانچ سے بنے گاجب مسئلہ میں ثلثان و سدس ہوں یا نصف و سدسان ہوں یا نصف و ثلث ہوں جیسے

مسئلہ 6	
باقی 1/5 ر 5	
ام	بنات 2
س/1	ثلثان 4
1	4

ثلثان و سدس

مسئلہ 6	
باقی 1/5 ر 5	
ام	بنت بنت الابن
س/1	س/1
1	1
3	3

نصف و سدسان

مسئلہ 6 باقی 1/5 ر	
اخت عینی	اخت خفی 2
ن 3	ثلث 2
3	2

نصف و ثلث

قسم ثانی کے سب مثالوں میں من یرد علیہ کے دو یا تین اجناس جمع ہیں اس لئے ان کے سہام کو جمع کر کے مسئلہ ردیہ بنایا گیا، پھر اصل مسئلہ سے ملے ہوئے سہام کے بقدر ہر ایک کو مسئلہ ردیہ سے حصہ دیا گیا۔

قسم ثالث رتاعده ثالثہ: مسئلہ میں من یرد علیہ کے افراد ایک جنس کے ہو اور

من لایر د علیہ ساتھ ہو تو من لایر د علیہ کا حصہ اس کے مخرج سے دے، پھر اگر باقی من یرد علیہ کے عدد درءوس کے برابر ہو تو ٹھیک ہے دے دیا جائے جیسے مسئلہ میں زوج اور تین بنات ہو۔

مسئلہ 12 مسئلہ الزوج 4/ باقی 3/3 ر	
زوج	بنات 3
ربع 3	ثلثان 8
1	3

دیکھئے مذکورہ مثال میں زوج (من لایر د علیہ) کو اپنا حصہ (ربع) اس کے مخرج (چار) سے دے دیا گیا تین باقی رہا، اور من یرد علیہ کا عدد درءوس بھی تین تھا اسلئے باقی ان کو دیا گیا، چونکہ من یرد علیہ ایک جنس کے افراد ہیں اس لئے مسئلہ ردیہ ان کے عدد درءوس (تین) سے بنایا گیا۔

اور اگر مابقی من یر د علیہ کے عدد درءوس کے برابر نہ ہو تو مسئلہ کی تصحیح کی جائے گی وہ یوں کہ اگر عدد درءوس اور مابقی میں توافق ہو تو درءوس کے وفق کو من لایر د علیہ کے مخرج میں ضرب دے، مبلغ سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، جیسے زوج اور چھ بنات ہوں۔

تخصیص 8	
مض 2	مسئلہ 12
بنات 6/2	زوج
ثلثان 8	ربیع 3
$\frac{3}{6}$	$\frac{1}{2}$

دیکھئے مذکورہ مثال میں مابقی (تین) اور من یر د علیہ کے عدد درءوس (چھ) کے درمیان نسبت تداخل بحکم توافق تھی تو ہم نے چھ کے وفق (دو) کو ضرب دی من لایر د علیہ کے مخرج (چار) میں، مبلغ (آٹھ) سے مسئلہ کی تصحیح ہوئی، تصحیح سے چھ بنات کو چھ مل گیا، جس میں حصہ فرض اور رد دونوں شامل ہیں۔

اور اگر مابقی اور عدد درءوس میں توافق نہ ہو تو کل عدد درءوس کو ضرب دے من لایر د علیہ کے مخرج میں، مبلغ سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، جیسے زوج اور پانچ بنات ہوں۔

تخصیص 20	
مض 5	مسئلہ 12
بنات 5	زوج
ثلثان 8	ربیع 3
$\frac{3}{15}$	$\frac{1}{5}$

مذکورہ مثال میں مالتی (تین) عدد درءوس (پانچ) پر برابر تقسیم نہیں ہوتا، اور عدد درءوس (5) اور مالتی (3) میں توافق نہیں، اسلئے پانچ کو ضرب دی من لایر د علیہ کے مخرج (چار) میں، مبلغ (بیس) سے مسئلہ کی تصحیح ہوئی، تصحیح سے پنج بنات کو پندرہ مل گیا جو ان پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔

قسم رابع / قاعدہ رابعہ: مسئلہ میں من یر د علیہ کے افراد دو یا تین اجناس کے ہوں

اور من لایر د علیہ ساتھ ہو، تو من لایر د علیہ کا حصہ اس کے مخرج سے دے، اور من یر د علیہ کا مسئلہ ماقبل قسم ثانی میں مذکورہ قاعدہ کے مطابق سہام سے بنادے، پھر دیکھ لے

اگر مالتی اور من یر د علیہ کے سہام میں مساوات ہو تو تقسیم کرے، اور مساوات صرف ایک ہی صورت میں ہے، اور وہ یہ ہے کہ مسئلہ میں زوجہ، چار جدات، اور چھ اخت خیفی ہوں۔

تخصیص 48		
مض 12	$3 \times 4 = 12 \times 4 = 48$	مسئلہ 12
اخت خیفی 6/3	جدات 4/2	زوجہ
ثلث 4	س 2	ربیع 3
2	1	1
24	12	12

مذکورہ مثال میں زوجہ کے مخرج سے اس کا حصہ دینے کے بعد تین باقی رہا، اور سہام بھی تین ہیں کیونکہ قسم ثانی میں یہ بات گذر چکی ہے کہ سدس و ثلث جمع ہوں تو مسئلہ ردیہ تین سے بنے گا، لہذا چار جدات کو ایک دیا اور چھ اخت خیفی کو دو دیا، ایک چار پر، اور دو چھ پر برابر تقسیم نہیں ہوتا، اس لئے تصحیح کی ضرورت پڑی، دو طائفوں پر سہام منکسر ہیں اور ان کے عدد درءوس میں توافق بالنصف ہے

تو ایک کے وفق (تین) کو دوسرے کے رءوس میں ضرب دی، مبلغ (بارہ) کو زوجہ کے مخرج (چار) میں ضرب دی، مبلغ (اڑتالیس) سے مسئلہ کی تصحیح ہوئی۔

اور اگر مابقی من یرد علیہ کے سهام کے برابر نہ ہو تو مجموعہ سهام کو ضرب دے من لایرد علیہ کے مخرج میں، مبلغ دونوں فریقوں کا مخرج ہوگا، پھر من لایرد علیہ کے سهام کو ضرب دے من یرد علیہ کے مجموعہ سهام میں، اور من یرد علیہ کے سهام کو ضرب دے مابقی میں، اس سے دونوں (من یرد اور من لایرد) کا حصہ من مخرج الفریقین نکل آئے گا، اس طریقہ سے مابقی اہل رد پر رد ہو جائے گا، جیسے چار زوجات، نوبتات، اور چھ جدات ہوں۔

مخرج الفریقین 40 / تص 1440			مسئلہ 24	
6×3=18×2=36×40=1440 5×8=40			مسئلۃ الزوجہ 8 / مابقی 7 / رد 5	
مجموعہ سهام 5 / تص 36				
جدات 6 / 2	بنات 9 / 3	زوجہ 4 / 2		
ثمن 3	ثلثان 16	س 4		
1	4	1		
5	28	7		
180	1008	252	ہر فریق کا حصہ تصحیح	
45	112	42	ہر فرد کا حصہ تصحیح	

یہاں تک مسئلہ رد یہ مکمل ہوا، 5 چار زوجات پر، 28 نوبتات پر اور 7 چھ جدات پر برابر تقسیم نہیں ہوتا، تو تصحیح کیلئے رءوس درءوس میں نسبت دیکھی تو توافق تھی پھر ایک عدد رءوس (6) کو دوسرے کے وفق (3) میں ضرب دیا، مبلغ (18) اور تیسرے عدد (4) میں بھی توافق بال نصف تھی اسلئے اٹھارہ کو ضرب دی چار کے وفق (2) میں، مبلغ (36) کو پھر ضرب دی مخرج الفریقین (40) میں، آخری مبلغ (1440) سے تصحیح ہوئی مسئلہ کی۔

مذکورہ مثال میں من لایرد علیہ کا حصہ (ثمن) اس کے مخرج سے دیا، مابقی سات ہیں اور سهام پنج ہیں اس لئے کہ قسم ثانی میں یہ بات گذری ہے کہ ثلثان و سدس جمع ہو جائے تو مسئلہ ردیہ پانچ سے بنے گا کیونکہ مخارج الفروض کے قاعدہ سے ان (ثلثان و سدس) کا مخرج چھ ہے، پس چھ کا ثلثان چار، اور سدس ایک ہو گا، چار جمع ایک، مساوی پانچ، اور مسئلہ ردیہ یہاں مجموعہ سهام (5) سے بنتا ہے، سات (مابقی) پانچ پر برابر تقسیم نہیں ہوتا، پانچ (مجموعہ سهام) کو ضرب دی من لایرد علیہ کے مخرج (آٹھ) میں، مبلغ (چالیس) دونوں فریقوں (من لایرد علیہ و من لایرد) کا مخرج ہے اس کے بعد ہم نے ضرب دیا پانچ (مجموعہ سهام) کو من لایرد علیہ کے حصہ (ایک) میں، مبلغ (پنج)

چار زوجات کا حصہ ہے مخرج الفریقین (40) سے، اور اہل رد میں بنات کے حصے (چار) کو ضرب دیا، مابقی (سات) میں، مبلغ (اٹھائیس) نو بنات کا حصہ ہے، مخرج الفریقین سے، اسی طرح جدات کے حصہ (ایک) کو ضرب دیا، مابقی (سات) میں مبلغ (سات) چھ بنات کا حصہ ہے مخرج الفریقین سے، تنبیہ: بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل مسئلہ (24) سے جو حصہ (ایک) پنج گیا اس کو چالیس اجزاء کر کے پنج اجزاء زوجات کو اور اٹھائیس اجزاء بنات کو اور سات اجزاء جدات کو مل گئے لیکن ایسا نہیں ہے، کیونکہ زوجات اہل رد میں سے نہیں، باقی ماندہ ایک حصہ صرف بنات اور جدات پر رد ہوا ہے زوجات پر نہیں،

شاگرد: استاد جی! ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ رد صرف بنات اور جدات پر ہوا ہے زوجات پر نہیں، استاد: پہلے یہ سمجھ لے کہ جب مخرج الفریقین یا تصحیح یا ترکہ، کسی صاحب فرض کے حصہ کے

مخرج پر تقسيم کرے، حاصل قسمت اس طائفہ کا فرض ہوگا، جس میں رد کا حصہ ابھی تک شامل نہیں اگر کسی کا حصہ ثلثان ہو تو پھر حاصل قسمت کو دو میں ضرب دے مبلغ اس طائفہ کا فرض ہوگا بغیر حصہ رد کے، دیکھئے 24 (اصل مسئلہ) کو ثلثان کے مخرج (3) پر تقسيم کرے حاصل قسمت کو دو میں ضرب دے مبلغ (16)، بنات کا فرض نکل آیا، جس میں اب تک حصہ رد شامل نہیں، لیکن مخرج الفریقین (40) یا تصحیح (1440) کو تین پر تقسيم کرے حاصل قسمت کو دو میں ضرب دے، تو مبلغ کم ہوگا بنات کو ملے ہوئے حصے سے، کیونکہ مخرج الفریقین یا تصحیح سے جو ملا ہے اس میں فرض کے ساتھ ساتھ حصہ رد بھی شامل ہے،

اگر 40 کو تقسيم کیا ہو تو 26.66 ان کا فرض نکلتا ہے حالانکہ اوپر مسئلہ میں ان کو پورے 28 مل گئے ہیں 40 میں سے، یہ اسلئے کہ اب اس میں حصہ رد (1.33) بھی شامل ہے،

اور اگر 1440 کو تقسيم کیا ہو تو 960 ان کا فرض نکلتا ہے حالانکہ اوپر مسئلہ میں ان کو پورے 1008 مل گئے ہیں 1440 میں سے، یہ اسلئے کہ اب اس میں حصہ رد (48) بھی شامل ہے اسی طرح جدات کو بھی سمجھ لے، لیکن اس کے برخلاف 40 کو ثمن کے مخرج (8) پر تقسيم کرے حاصل قسمت پانچ ہیں اور یہی پانچ بطور فرض زوجات کو ملا ہے جس میں حصہ رد شامل نہیں، اسی طرح 1440 کو تقسيم کرے 8 پر، حاصل قسمت 180 نکلا، اور یہی اوپر مسئلہ میں زوجات کو بطور فرض ملا ہے جس میں رد کا حصہ نہیں پس معلوم ہوا کہ رد صرف اہل رد پر ہوا ہے نہ کہ من لایرد پر، اگرچہ بظاہر دونوں کا مخرج اور تصحیح ایک ہے، واللہ اعلم وعلمہ اتم

مقاسمۃ الجد

مقاسمہ قسّم (ض) سے ہے بمعنی بانٹنا،

اور اصطلاح میں جد اور بھائی بہنوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کو کہتے ہیں یعنی مقاسمۃ الجد میں جد کو ایک بھائی کی طرح سمجھا گیا ہے۔

جد کے ساتھ عینی اور علاقائی بھائی بہن کے ساقط ہونے اور نہ ہونے کے بارے میں دو مذہب ہیں۔

① جد کے ساتھ عینی اور علاقائی بھائی بہن ساقط ہوتے ہیں۔

یہ مسلک حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوسعید خدری، حضرت حذیفہ بن الیمان، حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت ابوہریرہ، اور حضرت عائشہ صدیقہ وغیرہم رضی اللہ عنہم کا ہے جس کو حضرت قتادہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت حسن بصری، حضرت ابن سیرین، اور حضرت امام ابو حنیفہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نے اختیار کیا، اور اسی پر فتویٰ ہے۔

② جد کے ساتھ عینی اور علاقائی بھائی بہن وارث ہوتے ہیں۔

یہ مسلک حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن مسعود، اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کا ہے جسکو صاحبین، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم نے اختیار کیا،

اس باب میں مصنف رحمہ اللہ نے صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے مسلک کے مطابق مسائل ذکر کی ہے جو غیر مفتی بہ ہیں اس لئے ہم اسے اختصار کی خاطر چھوڑ دیتے ہیں۔

مُناسخہ کا بیان

مُناسخۂ نَسْخ (ف) سے ہے بمعنی زائل کرنا، نقل کرنا،

اور اصطلاح میں کہتے ہیں "بعض ورثاء کا حصہ تقسیم سے پہلے میراث بن کر ان کے ورثاء کی طرف منتقل ہونا بسبب ان کے مرنے کے،

وارث نے ابھی اپنا میراث نہیں لیا تھا کہ فوت ہو گیا اور اس کے ورثاء اس کے حصے کے وارث بن گئے، پس اس میں نقل حصہ پایا گیا، اسی طرح اس میں ازالہ بھی پایا گیا ہے کیونکہ میت ثانی کی وجہ سے میت اول کی مسئلہ یا تصحیح زائل (باطل، کالعدم) ہو جاتی ہے، اور دوسری تصحیح اس کے قائم مقام بن جاتی ہے۔

حل مُناسخہ کا طریقہ

مسائل مُناسخہ کو حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے میت اول کے ورثاء ناموں کے ساتھ لکھ کر ان کو اپنا اپنا حصہ دیا جائے، ماقبل ابواب میں مذکورہ اصول کی روشنی میں، یعنی اگر عول، تصحیح، یا رد کی ضرورت ہو تو پہلے مسئلہ کو پورا حل کیا جائے، پھر جو وارث فوت ہوا ہو، اس کو دائرہ میں بند کر کے نیچے الگ لکیر کھینچ کر اس کے ورثاء ناموں کے ساتھ لکھ دیے جائے، اگر میت اول کے ورثاء میں بعض میت ثانی کے بھی ورثاء ہوں تو ان کو بھی ناموں کے ساتھ نیچے اتار دیا جائے، اور میت ثانی کو جو حصہ میت اول سے ملا ہے اس کو مافی البد کہتے ہیں، وہ اس بطن کے بائیں جانب کونے پر لکھے،

پھر اس مسئلہ کو بھی پہلے مسئلہ کی طرح مکمل حل کرے، اس کے بعد میت ثانی کی تصحیح (یا اصل مسئلہ) اور مافی الید میں نسبت دیکھ لے،

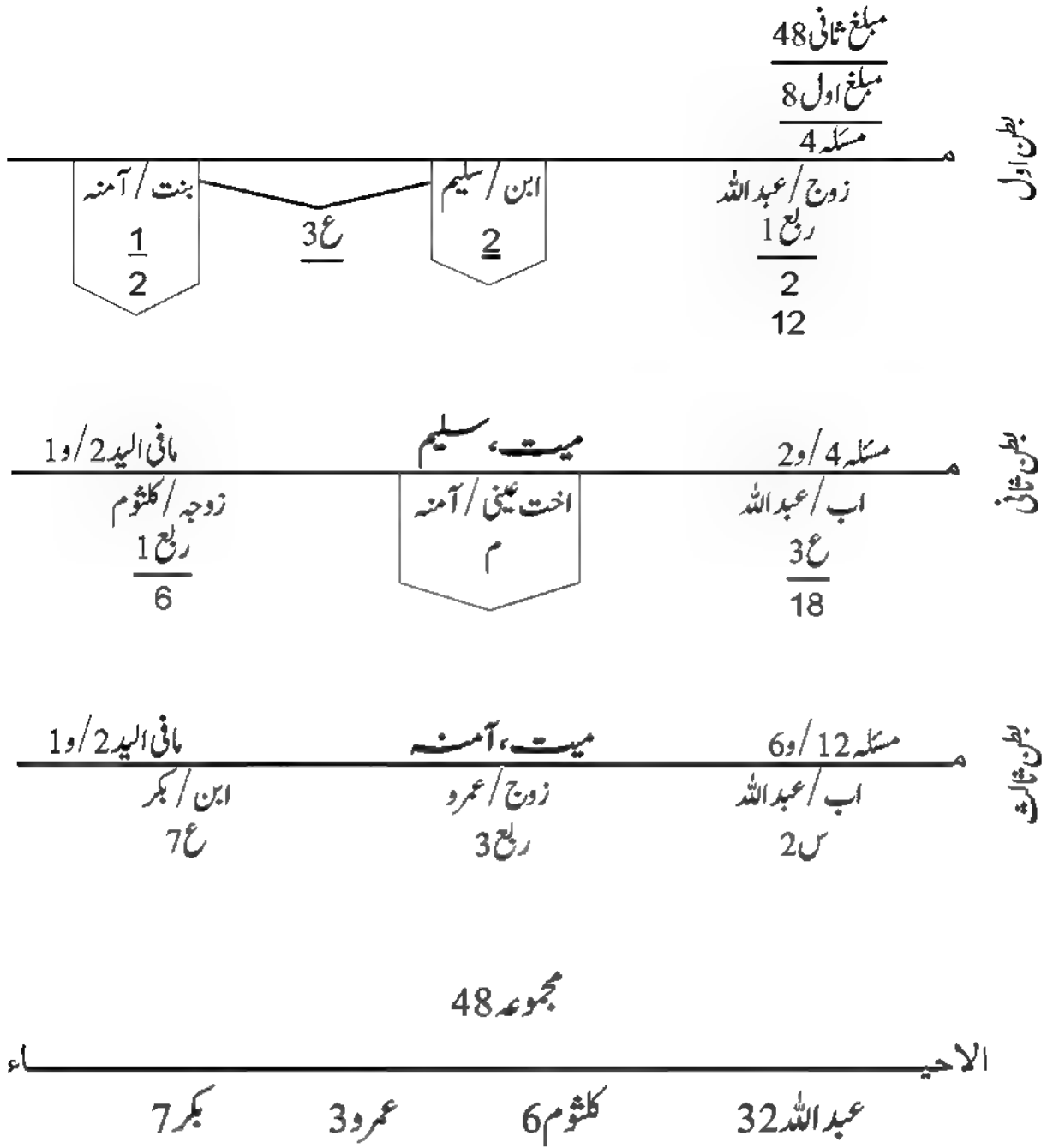
اگر تماثل ہو تو کسی بھی عدد کو ضرب دینے کی ضرورت نہیں،

اور اگر توافق یا تداخل بحکم توافق ہو تو دونوں کا وفق نکال لے، پھر میت ثانی کی تصحیح (یا اصل مسئلہ) کے وفق کو ضرب دے میت اول کی تصحیح (یا اصل مسئلہ) میں، مبلغ دونوں بطون کا مخرج ہو گا، اور میت اول کے زندہ ورثاء کے سهام میں بھی ضرب دے، مبلغ اس وارث کا حصہ ہے مخرج البطنین سے، اور مافی الید کے وفق کو اسی بطن (کے ورثاء) کے سهام میں ضرب دے، مبلغ اس وارث کا حصہ ہے مخرج البطنین سے،

اور اگر تباین ہو تو میت ثانی کی کل تصحیح (یا اصل مسئلہ) کو ضرب دے میت اول کی تصحیح (یا اصل مسئلہ) میں اور زندہ ورثاء کے سهام میں، اور کل مافی الید کو ضرب دے اسی بطن کے سهام میں، اسی طریقے پر میت ثالث و رابع کے بطون کو قیاس کرے،

لیکن ہر بعد والے میت کی تصحیح (یا اصل مسئلہ) کو یا اس کے وفق کو ہر پہلے بطن کے زندہ ورثاء کے سهام میں ضرب دینا ہے، اور ہر آخری مبلغ میں ضرب دینا ہے، پھر آخر میں الاحیاء لکھ کر اس کے نیچے سب بطون سے زندہ ورثاء کو اور ان کے تمام حصوں کو اتار دے، ان حصوں کو جمع کرنے پر آخری مبلغ حاصل ہو گا، اگر حاصل نہ ہوا، تو مسئلہ میں کبھی پر غلطی ہوئی ہوگی۔

ہم پہلے ایک مختصر مثال دیتے ہیں بعد میں کتاب کی مثال حل کریں گے، اگلے صفحے پر ملاحظہ کیجئے،



پھر ان میں ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ یہ کہ ترکہ کو مذکورہ افراد کے انہی حصوں میں ضرب دے،
مبلغ تقسیم کرے مجموعہ پر ماخِرج اس وارث کا حصہ ترکہ ہو گا۔ مثلاً ترکہ سو (100) ہو تو عبد اللہ
کو 6.66 ملے گا، کلثوم کو 12.5 ملے گا، عمرو کو 6.25 ملے گا، اور بکر کو 14.78 ملے گا۔

کتاب کی مثال

<p>مبلغ ثالث 3840</p> <p>مبلغ ثانی 1920</p> <p>مبلغ اول 192</p>				م	
مستله 12		مسئله الزوج 4 / ماتی 3 / رد 4		مخرج الفریقین 16	
زوج / عبد اللہ		بنت / آمنہ		ام / زینب	
رلج 3		ن 6		س 2	
1		3		1	
4		9		3	
		108		36	
				360	

یہاں تک مسئلہ
ردیہ مکمل ہوا

م				مستله 12 و 24	
زوجہ / حسی		اب / فاروق		ماتی الید 4 و 2	
ثمن 3		س 4 + ع 1 = 5		ام / کلثوم	
6		10		س 4	
60		100		8	
120		200		80	
				160	

م				تص 10 و 60	
ابن / اسد		ابن / اقبال		ماتی الید 132 و 22	
عص 4		بنت / رقیہ		مض 10	
16		8		اب الاب / فاروق	
352		176		س 1	
704		352		10	
				220	

م				تص 2 و 4	
زوج / خلیل		ماتی الید 470 و 235		مض 2	
ن 1		میت، زینب		مض 2	
2		اخ عینی / رفیق		اخ عینی / ندیم	
470		عص 1		1	
		235		235	

الاحیاء

حسی 120 / فاروق 640 / کلثوم 380 / اسد 704 / اقبال 704 / رقیہ 352 / خلیل 470 / رفیق 235 / ندیم 235 = مجموعہ 3840

حل میراث کے اور آسان طریقے

فی صد کا طریقہ

یعنی ہر مسئلہ سو (100) سے بنانا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ سو کو سہام کے مخرجوں پر تقسیم کرے حاصل قسمت اس وارث یا طائفہ کا حصہ ہے جس کے سہام پر تقسیم کیا، مثلاً سو کو ثمن کے مخرج آٹھ پر تقسیم کیا، تو حاصل قسمت زوجہ کا حصہ ہے، اور اگر سہام ثلثان ہو اور آپ نے سو کو تین پر تقسیم کیا تو پھر حاصل قسمت کو دو میں ضرب دے کیونکہ ثلثان ثننیہ ہے، ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد اگر سو میں سے کچھ باقی ہو تو عصبات کو دیا جائے، اگر وراثت میں صرف عصبات ہوں تو سو کو ان کے عدد درءوس پر تقسیم کرے اگر ان میں مؤنث ہوں تو حاصل قسمت ایک مؤنث کا حصہ ہے، پھر اسی حاصل قسمت کو دو میں ضرب دے مبلغ ایک مذکر کا حصہ ہے،

اس کے بعد ترکہ تقسیم کرے یعنی ترکہ کو ضرب دے سہام میں، اور مبلغ تقسیم کرے سو (100) پر حاصل قسمت اس فریق کا حصہ ہے، پھر حصہ فریق کو ان کے عدد درءوس پر تقسیم کرے فی کس کا حصہ ترکہ نکلے گا جیسے

مسئلہ 100	ترکہ 400	
بنات 3	زوجہ 3	اخت عینی 2
ثلثان 66.66	ثمن 12.5	ع 20.84
266.66	50	83.36
	ہر طائفہ کا حصہ ترکہ	

ہر مسئلہ ترکہ سے بنانے کا طریقہ

اسی طرح ہر مسئلہ کو ترکہ سے بھی بنایا جاسکتا ہے کہ ترکہ تقسیم کرے سهام کے مخارج پر حاصل قسمت ان کا حصہ ہے جن کے (سہام کے) مخارج پر ترکہ تقسیم کیا گیا، غرض، ترکہ کو سو کی طرح سمجھئے۔

یہاں بھی ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد عصبہ کو دیا جائے، جیسے ہزار درہم ترکہ ہو

ترکہ 1000			
بنات 4	زوجہ 3	ام	عم
ثلثان 666.66	ثمن 125	س 166.66	ع 41.66
فی کس کا حصہ ترکہ 166.66	41.66		

18 شوال 1439ھ بمطابق 3 جولائی 2018ء بروز منگل

بتوفیق اللہ تعالیٰ

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

ناشر
مكتبة الحسين مردان
رابطہ

03479892043 - 03134433878